آثارِ اہلبیتؑ

ڈاکٹر سید ابوالحسن نقوی

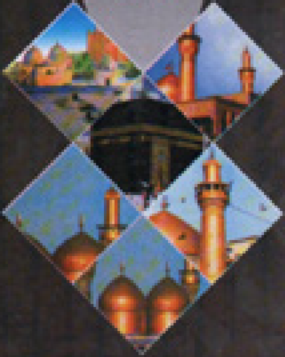

مضامین

۱۔ شاعری کا نخلستان
۲۔ ڈاکٹر نقوی کا فنی شعور

امام رضا علیہ السلام

جلوۂ شانِ مصطفےٰ دیکھوں
جی میں ہے روضۂ رضا دیکھوں

☆

جب سے دیکھا ہے دل کی آنکھوں سے
سوچتا ہوں کہ اور کیا دیکھوں

☆

ان کے روضے پہ حاضری دے کر
اس طرح جلوۂ خدا دیکھوں

☆

داغِ عصیاں وہاں پہ دُھلتے ہیں
میں بھی وہ معجزہ ذرا دیکھوں

☆

چھو کے روضے کی جالیاں اک بار
دل کی تطہیر کا مزا دیکھوں

☆

ایک حسرت ہے بس یہی دل میں
کوئی تو ان کا نقشِ پا دیکھوں

☆

جھونپڑی اپنی چھوڑ کر نقوؔی
جا کے ان کا محلسرا دیکھوں

☆ ☆ ☆

امام جعفر صادق علیہ السلام

صادقِ آلِ محمدؐ سے ہے عالم زندہ
محبتِ سید لولاک کا ہے دم زندہ

☆

ان کی کوشش سے چلا دینِ پیمبر کا نظام
اس لئے آج ہیں سرکارِ دو عالم زندہ

☆

یہ نہ ہوتے تو نہ کلمہ کی سماعت ہوتی
یہ ہے ان کا ہی اثر آج جو ہیں ہم زندہ

☆

ان کے دم سے ہے رواں نبض عزاداری کی
فیض انہی کا ہے کہ ہے ماہِ محرم زندہ

☆

کس قدر ظلم ہے اس کو اٹھانے کے لئے
دیکھ لو آج ہے عباسؑ کا پرچم زندہ

☆

ہم کو یہ جعفرِ صادقؑ نے دوا بتلائی
اشکِ غم ہیں دلِ مجروح کا مرہم زندہ

☆

یہ سمجھ کر ہی کرو زیست گوارا نقوؔی
ہم بھی زندہ ہیں جو شبیرؑ کا ہے غم زندہ

☆ ☆ ☆

امام محمد باقر علیہ السلام

توقیر زمیں لطف زماں اس کی طرف ہے
اک ملک نہیں سارا جہاں اس کی طرف ہے

☆

تا عمر رہا ظلم و تشدد کا مخالف
یہ کم تو نہیں امن و اماں اس کی طرف ہے

☆

کیا خوف اسے مثل علی اہل جہاں سے
خلاق دو عالم کی زباں اس کی طرف ہے

☆

یہ پانچواں غنچہ ہے گلستانِ نبی کا
جب ہی تو رسالت نگراں اس کی طرف ہے

☆

پوتا ہے حسین ابن علیؑ کا اسی باعث
جنت کی بہاروں کا سماں اس کی طرف ہے

☆

لختِ جگرِ سید سجادؑ ہے باقرؑ
پھر کیوں نہ کہیں روحِ اذاں اس کی طرف ہے

☆

تم پیاس بجھانا درِ باقرؑ ہی پہ نقویؔ
موج اس کی طرف آب رواں اس کی طرف ہے

☆ ☆ ☆

امام علی نقی علیہ السلام

جس شخص نے بھی سن لی امام نقیؑ کی بات
اس کو پسند آئی خدا و نبی کی بات

☆

پنہاں ہے ان کے ذکر میں دارِ بقا کا ذکر
ہر بات ان کی اصل میں ہے زندگی کی بات

☆

ابن تقی ہیں حاملِ قرآن لایزل
قرآں کی آیتیں ہیں کہ یہ ہے علیؑ کی بات

☆

ان کا کلام عقل و خرد کا ہے آئینہ
نکلی ہے ان کے لب سے فقط آگہی کی بات

☆

کیسے وہ ہوگا لطفِ پیمبر سے فیضیاب
کرتا نہیں جو دل سے امام نقیؑ کی بات

☆

جب ہیں یہ مومنین کے دسویں امام پاک
پھر سارے مومنین کرینگے انہی کی بات

☆

تجّار ہوں تو ہوں یہاں ذکرِ امام کے
نقوؔی نہ کرنا تم کبھی سوداگری کی بات

☆ ☆ ☆

امام محمد تقی علیہ السلام

میری حالت پہ کر دیجئے اب کرم — یا امام نہُم یا امام نہُم
خوف دوزخ سے سینے میں اٹکا ہے دم — یا امام نہُم یا امام نہُم

☆

جن کو افلاس نے کر دیا بے اثر — دیکھتے دیکھتے لٹ گئے جن کے گھر
ساری دنیا میں ہو جائیں وہ محترم — یا امام نہُم یا امام نہُم

☆

کمسنی میں امامت ملی آپ کو — ہر دو عالم کی رفعت ملی آپ کو
مومنوں کے مٹا دیجئے سارے غم — یا امام نہُم یا امام نہُم

☆

آپ نے معجزے بھی دکھائے بہت — اپنے اصحاب کے دل بڑھائے بہت
دور ہو جائیں ہم سب کے رنج و الم — یا امام نہُم یا امام نہُم

☆

آپ کے نام لینے پہ قدغن ہے آج		مومنوں کے دماغوں میں الجھن ہے آج
فکرِ اعدا ہے دنیا سے مٹ جائیں ہم		یا امام نہُم یا امام نہُم

☆

اے امام رضاؑ کے پسر المدد		بڑھ گئی ہے بہت ظلم اعدا کی حد
ہو رہے ہیں محبانِ حضرت بھی کم		یا امام نہُم یا امام نہُم

☆

آپ نے دی ہے اعدا کو پیہم شکست		حوصلے کر دیے آپ نے ان کے پست
دستِ نقوؔی سے گرنے نہ پائے علم		یا امام نہُم یا امام نہُم

☆ ☆ ☆

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

خلوصِ قلب کی نعمت لئے دعا مانگو
امامِ موسیٰ کاظم سے مدعا مانگو

☆

یہی مریض کو صحت کا جام دیتے ہیں
انہی سے اپنے غم و رنج کی دعا مانگو

☆

رضائے حق کے امیں ہیں یہی زمانے میں
انہی کے نام سے خوشنودیِ خدا مانگو

☆

یہ ہر مریض کا اصل مرض سمجھتے ہیں
انہی سے اپنے ہر اک درد کی دوا مانگو

☆

ہے ان کے دستِ کرم میں رضائے حق کی کلید
کرم کے واسطے اللہ کی رضا مانگو

☆

دعائیں یہ کسی مومن کی رد نہیں کرتے
زمیں پہ رہتے ہوئے خلد کی ہوا مانگو

☆

امامِ موسیٰ کاظمؑ کا در ہے دارِ شفا
شفا ملے گی یہیں سے یہیں شفا مانگو

☆

انہی کی راہ سے ملحق ہے راہ جنت کی
بڑے خلوص سے جنت کا راستا مانگو

☆

پھر آج ہو گیا سادات کا لہو ارزاں
سکون و راحتِ اولاد مصطفیٰؐ مانگو

☆

اگر بقا کی تمنا ہے تم کو اے نقوی
خدا سے عزمِ شہیدان کربلا مانگو

☆ ☆ ☆

خالقِ احد

مرا عروج نہ رتبہ کسی سند کا ہے
یہ سب نتیجہ خداوند کی مدد کا ہے

☆

قسم خدا کی مرے پاس میرا کچھ بھی نہیں
یہ سب دیا ہوا اس خالقِ احد کا ہے

☆

وہ ظالموں کو سزائیں کہیں بھی ہوں دے گا
اک انتظار اسے بس ستم کی حد کا ہے

☆

یہ جس کے حلق پہ خنجر ہے اے مسلمانو
جو کلمہ پڑھتے ہو تم سب اسی کے جد کا ہے

☆

کوئی نہ مانے کہ مانے خدا کی ہستی کو
مگر وہ پالنے والا تو نیک و بد کا ہے

☆

خدا کی ذات کی تفہیم کارِ ذہن نہیں
نہ اس میں دخل توانائیِ خرد کا ہے

☆

یہ شعر کہنا ترے بس میں تھا کہاں نقوی
یہ سب کرشمہ اسی ذات کی مدد کا ہے

☆ ☆ ☆

خدا کی طرف

جو کوئی بھی ہے کربلا کی طرف
اصل میں وہ ہے لا الہ کی طرف

☆

اپنے اعمال پر نظر رکھو
لوٹنا ہے تمہیں خدا کی طرف

☆

میں ہوں اس سے حسین مجھ سے ہے
آؤ پیغمبری صدا کی طرف

☆

خود خدا اسکی سمت آئے گا
چل پڑے گا جو مصطفےٰ کی طرف

☆

مرتضےٰ کی طرف جو رستہ ہے
وہی جاتا ہے مصطفےٰ کی طرف

☆

رحمتیں ساری حق نے کردی ہیں
فاطمہؑ بنتِ مصطفےٰؐ کی طرف

☆

کیوں تمہیں فکرِ راہ ہو نقوی
تم تو جاؤ گے کربلا کی طرف

☆ ☆ ☆

پروردگار سب کا ہے

نہ رنگ کا نہ کسی نسل اور نسب کا ہے
وہ اپنی ذات میں پروردگار سب کا ہے

☆

یہ مال و دولت و اولاد سب ہیں اس کی عطا
میں کچھ اگر ہوں تو احسان میرے رب کا ہے

☆

ہمیں بتائے بنا اس نے نعمتیں بخشیں
ہمیں پتا نہیں کیا کچھ کہاں ہے کب کا ہے

☆

تری خدائی ہے سب کائنات پر مولا
ترا نظام حکومت بڑے غضب کا ہے

☆

معاملہ نہ دُعا کا نہ ہے مناقب کا
خلوصِ دل سے تری ذات سے طلب کا ہے

☆

خدا نے بخشی ہے توفیق حمد لکھنے کی
میں سرنگوں ہوں کہ موقع بڑے ادب کا ہے

☆

اسی کے صدقے میں یہ کائنات خلق ہوئی
وہ ایک کنبہ کہ جو ہاشمی نسب کا ہے

☆

مری ترقی میں محنت کا کچھ کمال نہیں
کمال سارا دُعا کرنے والے لب کا ہے

☆

سوائے ذات خدا اور کچھ نہ تھا نقوی
قسم خدا کی محمدؐ کا نور تب کا ہے

☆ ☆ ☆

اے میرے خدا

مرے خدا مرے دل کو تو روشنی دے دے
علومِ آلِ محمدؐ کی آگہی دے دے

☆

وہ ہے کریم کرم کی اگر دکھائے مثال
تو مجھ سے مفلسی لے کر شہنشہی دے دے

☆

ثنائے آلِ محمدؐ مزید کرنے کو
مرے خدا مجھے کچھ اور زندگی دے دے

☆

مرے دیار میں انساں ہیں سنگ کی صورت
تو ان کے قلب میں احساسِ آدمی دے دے

☆

میں مانگتا نہیں کچھ اور بس مرے مولا
درِ حسینؑ پہ چھوٹی سی نوکری دے دے

☆

ہمارے دور میں مرحب نے سر اٹھایا ہے
عتاب آنے سے پہلے ہی اک علیؑ دے دے

☆

ہم انتظار میں آنکھیں بچھائے بیٹھے ہیں
جو غیب میں ترا بندہ ہے تو وہی دے دے

☆

دُعا یہ کرتا ہے نقوؔی کہ موت سے پہلے
اسے زیارتِ حسنینؑ کی خوشی دے دے

☆ ☆ ☆

کرمِ خدائے پاک

مرے خدا تو کرم مجھ پہ اسقدر کر دے
زبان دی ہے تو پھر اس کو معتبر کر دے

☆

مری نگاہ ہو جب بھی اسیرِ وہم و گماں
مرے دماغ کو اس بات کی خبر کر دے

☆

مرے خدایا تجھے واسطہ محمدؐ کا
سوئے مدینہ مری زیست کا سفر کردے

☆

خدا سے پوچھ ذرا اس امام کا رتبہ
کہ جس کی جائے ولادت وہ اپنا گھر کر دے

☆

بحق فاطمہ زہرا کرم ہو بس اتنا
یہ زندگی ہے تو یہ زندگی بسر کر دے

☆

مرے خدا تجھے شاہِ نجف کے حق کی قسم
جہاں بھی شام نظر آئے تو سحر کر دے

☆

اسی کو کہتے ہیں تاریخ میں ابوطالب
کہ جس کے گھر کو خدا عظمتوں کا گھر کر دے

☆

سنے جو کوئی تو پڑھنے لگے درود و سلام
مرا کلام تو اس درجہ پُر اثر کر دے

☆

گناہ جتنے بھی اب تک کیے ہیں نقوی نے
بڑا کریم ہے تو سب کو درگزر کر دے

☆ ☆ ☆

آستانۂ حق

گواہ کر کے بدلتے ہوئے زمانے کو
چلا ہوں ڈھونڈنے اللہ کے ٹھکانے کو

☆

قسم خدا کی وہ ذاتِ احد ہے عالم میں
چلا رہی ہے جو دنیا کے کارخانے کو

☆

دکھائی دیتی ہے تیار کائنات کی روح
تری جناب میں اپنی جبیں جھکانے کو

☆

وہ اختیار خدائی کہاں سے لے آتا
بنا لی خلد تو شداد نے بنانے کو

☆

یہ کون کعبے میں آنے کو ہے کریم کہ تو
فرشتے بھیج رہا ہے اسے سجانے کو

☆

یہ کہہ رہا ہوں جو در در کی ٹھوکریں مالک
میں ڈھونڈتا ہوں مگر تیرے آستانے کو

☆

ہزار شکر خدا کا ادا کروں نقوی
درِ بتول دیا جس نے سر جھکانے کو

☆ ☆ ☆

حضورؐ کی باتیں

خدا کا ذکر کرو اور نور کی باتیں
کبھی کیا کرو عقل و شعور کی باتیں

☆

مجھے بتا دے فقط راہِ کربلا واعظ
سنا نہ خُلد کے قصّے نہ حور کی باتیں

☆

عدوئے آلِ محمدؐ عدوئے عقل بھی ہے
یہ کیسے سمجھے گا عقل و شعور کی باتیں

☆

ہم انتظارِ امامِ زماں میں بیٹھے ہیں
زباں سے جاری ہیں انکے ظہور کی باتیں

☆

نہ ذکر سرور عالم سے ہچکچانا تم
خدا بھی کرتا ہے اکثر حضورؐ کی باتیں

☆

بہلتا رہتا ہے جی سن کے قصۂ یثرب
کہاں ہے وقت کریں کوہِ طور کی باتیں

☆

تمام باتوں کو جانے دو آج تم نقوی
خدا کے ساتھ سناؤ حضورؐ کی باتیں

☆ ☆ ☆

نعتِ سرکار

اترا قرآن جس کے سینے میں
ایسا انسان ہے مدینے میں

☆

جسم میرا وہاں سے دور سہی
ہاں مری جان ہے مدینے میں

☆

یوں تو انسان ہر جگہ ہیں مگر
فخرِ انسان ہے مدینے میں

☆

اسکی قسمت پہ رشک آتا ہے
جو بھی مہمان ہے مدینے میں

☆

ہر جگہ دل پہ زخم کھائے ہیں
زیست آسان ہے مدینے میں

☆

شاہِ بطحا کا جو فدائی ہے
اسکی پہچان ہے مدینے میں

☆

مومنوں کی نجات کا نقوؔی
سارا سامان ہے مدینے میں

☆ ☆ ☆

احسانِ پنجتن

شہرہ زمانے بھر میں جو اب میرے فن کا ہے
احسان ہے خدا کا کرم پنجتن کا ہے

☆

حق کی طرف رواں ہے جو انوار حق لئے
وہ حق کا راستہ ہی حسین و حسن کا ہے

☆

سورج کی روشنی ہو کہ مہتاب کی چمک
یہ سب اجالا نور خدا کی کرن کا ہے

☆

بھائی سمجھ کے اس کو گلے سے لگایئے
وہ کلمہ گو ہے چاہے کسی بھی وطن کا ہے

☆

راہِ عبودیت پہ چلوں گا یہ سوچ کر
یہ راستہ کھلا ہوا دار و رسَن کا ہے

☆

"سرجن" ہوں ہر یزید کی نس نس کرونگا چاک
سودا زبان کا نہیں یہ میرے مَن کا ہے

☆

نقوؔی جو آج ہے حق و باطل میں فاصلہ
احسان کائنات پہ یہ پنجتن کا ہے

☆ ☆ ☆

سوارِ دوشِ رسولؐ

اللہ کے قریب ہو دشمن رسولؐ کے
یہ بات ہے خلاف خدا کے اصول کے

☆

راکب حسنؑ حسینؑ ہیں مرکب رسولؐ پاک
دو ہی فقط سوار ہیں دوشِ رسولؐ کے

☆

جو کربلا کی جنگ میں دکھلا گئے حسینؑ
یہ تو کمالِ صبر تھے شیرِ بتول کے

☆

ہر ذرہ ایک نقطۂ غم ہے حسینؑ کا
قربان جاؤں شاہ کے قدموں کے دھول کے

☆

لاشیں نہیں شہیدوں کی جلتی زمین پر
ٹکڑے پڑے ہیں فاطمہ زہرا کے پھول کے

☆

بد ذات سے کوئی بھی توقع فضول ہے
بیٹھے رہو ثمر نہ ملینگے ببول کے

☆

نقویؔ جو ہیں حسینؑ کے دشمن تم انکے ساتھ
الفت کی بات بھی کبھی کرنا نہ بھول کے

☆ ☆ ☆

خدا کا رنگ

ملے گا نقش اگر دل پہ تیرے زنگ نہیں
تو غور کر کہ کہاں پر خدا کا رنگ نہیں

☆

خدا سے مانگ ذرا پنجتن کے صدقے میں
وہ دے رہا ہے تجھے مانگنے کا ڈھنگ نہیں

☆

کسی امیر سے کم تر نہ تم اسے جانو
یہ پنجتن کا ہے عاشق فقط ملنگ نہیں

☆

عدوئے آلِ محمدؐ خدا کے دشمن ہیں
فقط ہماری ہی دنیا میں ان سے جنگ نہیں

☆

صفاتِ حق تو ہیں کچھ اتنی نرم اور نازک
کہ یہ گلاب کی صورت ہیں سخت سنگ نہیں

☆

خدا کے امر کا احساس عام ہے لیکن
وہی سمجھتا ہے دل جس بشر کا تنگ نہیں

☆

وہ نقشِ سجدہ حقیقت میں کچھ نہیں نقوؔی
جو اس میں الفت آلِ نبیؐ کا رنگ نہیں

☆ ☆ ☆

مولا علیہ السلام

میں آلِ محمدؐ کا وفادار ہوں مولاؑ
دکھ درد کے سہنے کو بھی تیار ہوں مولاؑ

☆

مژگاں پہ مرے اشک ہیں سینے میں مرے درد
جیسا بھی ہوں میں شہ کا عزادار ہوں مولاؑ

☆

ہر لحظہ ستاتی ہیں مجھے نفس کی باتیں
خود اپنے سے میں برسرِ پیکار ہوں مولاؑ

☆

بے تیغ ہی لڑتا ہے مجھے نفس کے شر سے
مانے گا زمانہ کہ میں فنکار ہوں مولاؑ

☆

مجھ کو بھی ملائک کریں تعظیم کا سجدہ
میں خاکِ درِ حیدرِ کرار ہوں مولاؑ

☆

برتاؤ مرا دشمنِ دیں سے ہے بہت تند
ان کے لئے تلوار کی اب دھار ہوں مولاؑ

☆

جو نعمتیں نقوؔی کو خدا تو نے عطا کیں
تیرا ہے کرم میں تو گنہگار ہوں مولاؑ

☆ ☆ ☆

منظر ایسا

جز خدا دیکھ سکا کوئی نہ منظر ایسا
کب بنا خانۂ کعبہ میں کبھی در ایسا

☆

حق پہ سر دینے کو بے تاب ہوں جس میں اصحاب
دیکھو تاریخ میں جا کر کوئی لشکر ایسا

☆

ساری افواج لعیں پھینک گئیں نیزوں کو
کر گئے ایک اشارہ علیؑ اصغر ایسا

☆

جس کا دروازہ کھلا رہتا ہے جنت کی طرف
مثل زہرا و علیؑ کوئی نہیں گھر ایسا

☆

کند خنجر سے گلوئے شہِ مظلوم کٹا
نہ گلا ایسا کبھی ہوگا نہ خنجر ایسا

☆

جنکی تزویج کو خالق ستارا بھیجا
ایسی زوجہ نہ ہوئی کوئی نہ شوہر ایسا

☆

دست شبیر پہ اصغر تھے میانِ افواج
ایسا صابر نہ ملے گا نہ ستمگر ایسا

☆

نوک نیزہ پہ جو توحید کا پرچار کرے
چشم کونین نے دیکھا ہے کوئی سر ایسا؟

☆

پڑھ کے جس کو ہوئے بیدار قلوب اے نقوی
کچھ سبق مومنوں کو دے گئے سرور ایسا

☆ ☆ ☆

شانِ جنابِ سیّدہ

کردار فاطمہ کی ذرا شان دیکھئے
جبریل بن کے آیا ہے دربان دیکھئے

☆

سب گھر کا گھر لٹا دیا امّت کے واسطے
زہرا کا کائنات پہ احسان دیکھئے

☆

کچھ ماں نے کہہ دیا تھا حسنؑ اور حسینؑ سے
جنت سے لے کے آیا ہے رضوان دیکھئے

☆

راہِ نجات فاطمہؑ کے در سے مل گئی
کتنا یہ کام ہو گیا آسان دیکھئے

☆

میں مدح خواں ہوں فاطمہ زہراؑ کی آل کا
کتنی عظیم ہو گئی پہچان دیکھئے

☆

میرا شمار انکے غلاموں میں ہو گیا
بی بی کا مجھ پہ یہ ہوا احسان دیکھئے

☆

نقوؔی درِ بتولؑ پہ پہلے جھکائیں سر
کونین میں پھر اپنی ذرا شان دیکھئے

☆ ☆ ☆

احترامِ آلِ محمدؐ

تمہیں جب آلِ محمدؐ کا احترام نہیں
ہمارے دل میں تمہارا کوئی مقام نہیں

☆

نظام سارے ہی دنیا میں ہوگئے ناکام
نظامِ مصطفےٰ جیسا کوئی نظام نہیں

☆

نہ جب ہو ذکرِ خدا و نبیؐ و آلِ نبیؐ
وہ صبح صبح نہیں ہے وہ شام شام نہیں

☆

سمجھ لو اس کے مقدر میں کچھ خرابی ہے
جو شہ پہ اشک بہا کر بھی شاد کام نہیں

☆

حسینیت نے کچھ ایسا سبق پڑھایا ہے
یزیدیت کا جہاں میں کوئی غلام نہیں

☆

حقارتوں کے سوا کچھ نہیں ملا اس کو
کوئی بھی دشمن شبیر کا مقام نہیں

☆

غلام سبط رسولؐ خدا ہوں میں نقوی
سوائے اسکے مرا اور کوئی نام نہیں

☆ ☆ ☆

حبّ علی علیہ السلام

بغیر حُبّ علی کوئی راستا نہ ملا
بہت خدا کو پکارا مگر خدا نہ ملا

☆

ہر اک دور میں اسلام کی مدد کیلئے
سوائے آل محمدؐ کے دوسرا نہ ملا

☆

جو ڈھونڈتا ہے خدا کو بدونِ آلِ نبیؐ
اسے خدا کی قسم اب تلک خدا نہ ملا

☆

خدا کی راہ بغیر حسینؑ کیا ملتی
انہیں تو کرب و بلا کا بھی راستانہ ملا

☆

خدا سے جس نے بھی مانگا بنامِ بنتِ نبیؐ
کبھی ہوا ہی نہیں اس کو مدعا نہ ملا

☆

دیا تھا رنج دلِ اہلبیت کو جس نے
پھر اس شقی کا کہیں دہر میں پتا نہ ملا

☆

جو جھک گیا ہو درِ اہلبیت پر نقوی
وہ سر کبھی کسی چوکھٹ پہ پھر جھکا نہ ملا

☆ ☆ ☆

خدا کرے

دل میں یزیدت نہ سمائے خدا کرے
قسمت مری وہ وقت نہ لائے خدا کرے

☆

مانگوں کسی سے چھوڑ کے دہلیز فاطمہؑ
مجھ پہ کبھی وہ وقت نہ آئے خدا کرے

☆

محشر میں اپنے سینے پہ ماتم کے سارے داغ
پیشِ خدا میں جاؤں سجائے خدا کرے

☆

مانگو دُعا ضعیف پدر اپنے لال کا
لاشہ کبھی نہ آپ اٹھائے خدا کرے

☆

بیمار اک بہن کو مقدر کبھی خبر
بھائی کی موت کی نہ سنائے خدا کرے

☆

اللہ کے مکان کا تو کر چکا طواف
تقدیر کربلا میں بلائے خدا کرے

☆

نقوؔی ہو لب پہ نام حسینؑ اشک آنکھ میں
اور موت ایسے حال میں آئے خدا کرے

☆ ☆ ☆

حیدرِ کرار یا علی علیہ السلام

ہر جنگ میں چلی تری تلوار یا علیؑ
تیرا لقب ہے حیدرِ کرار یا علیؑ

☆

دنیا کو آج پھر ہے ضرورت حسینؑ کی
اب پھر سے کربلا کے ہیں آثار یا علیؑ

☆

محشر کے روز بس وہی جنت میں جائے گا
ہو گا جو دل سے تیرا وفادار یا علیؑ

☆

کوئی نہیں جو شام غریباں میں ساتھ دے
زینبؑ ہے آج قافلہ سالار یا علیؑ

☆

پھر آج ان کو ضربتِ خندق سے دیں سزا
غلبہ جمائے بیٹھے ہیں کفار یا علیؑ

جب بھی گراہوں ٹھوکریں کھا کر زمیں پر
نکلا لبوں سے میرے ہر اک بار یا علیؑ

نقوؔی پہ کیجئے گا ذرا لطف کی نظر
تیرے حسینؑ کا ہے عزادار یا علیؑ

☆ ☆ ☆

خبرِ نجات

جس کی نظر میں سیرت خیر البشر نہیں
اس کے لیے نجات کی کوئی خبر نہیں

☆

حق سے ملا ہے خانۂ زہرا کو یہ مقام
اس در پہ جھکنے والا کبھی در بدر نہیں

☆

جب کہہ دیا کہ میں ہوں غلام ابو تراب
ظالم کے سامنے جو جھکے یہ وہ سر نہیں

☆

لکھی ہوئی ہیں ٹھوکریں اس کے نصیب میں
جس کو نبیؐ پاک سے الفت اگر نہیں

☆

ایسا خطیب جو ہو عدوئے رسولؐ پاک
اسکے کسی خطاب میں کوئی اثر نہیں

☆

وہ راستہ نجات کی منزل سے دور ہے
جس راستے پہ آلِ محمدؐ کا در نہیں

☆

جس میں ملک نہ آتے ہوں نقوؔی پئے سلام
کچھ اور ہے وہ آلِ محمدؐ کا گھر نہیں

☆ ☆ ☆

خدا کا سہارا

وہی طوفان میں سہارا ہے
وہی منجدھار میں کنارا ہے

☆

مشکلیں راحتوں میں بدلی ہیں
جب بھی اللہ کو پکارا ہے

☆

چند تنکوں سے مت امید رکھو
سب کا اللہ ہی سہارا ہے

☆

ہم تو زہرا اسی کو مانتے ہیں
جس کی دہلیز پہ ستارا ہے

☆

ہیں علیؑ مصطفیٰؐ کے کاندھوں پر
کس قدر بت شکن نظارا ہے

☆

کیوں پیمبر نے جنگ خیبر میں
یا علیؑ یا علیؑ پکارا ہے

☆

کس کا لوٹا گیا ہے سارا گھر
کس کو صحرا میں لا کے مارا ہے

☆

میرا سب کچھ اسی کا ہے نقویؔ
وہ مجھے جان سے بھی پیارا ہے

☆ ☆ ☆

علیؑ کے قریب لگتا ہے

بڑا طبیب بڑا ہی ادیب لگتا ہے
خدا کا بندہ علیؑ کے قریب لگتا ہے

☆

یقیں خدا پہ اگر ہو تو مفلسی شاہی
یقیں بغیر تونگر غریب لگتا ہے

☆

تمام نعمتِ پروردگار پا کر بھی
جھکے نہ سجدے میں جو سر عجیب لگتا ہے

☆

جو ایک لمحے میں پہنچا ہے عرش اعظم پر
قسم خدا کی خدا کا حبیب لگتا ہے

☆

بغیر حب علیؑ جس کی کٹ رہی ہے حیات
وہ زر کے ہوتے ہوئے بھی غریب لگتا ہے

☆

خدا کو مان کے شیر خدا سے دور ہے جو
وہ شخص کتنا مجھے بدنصیب لگتا ہے

☆

مرے خیال میں شہ رگ بھی دور ہے نقوؔی
خدا تو اس سے زیادہ قریب لگتا ہے

☆ ☆ ☆

ذکر خدا و آلِ رسولؐ

وہ ہے زمیں پہ نہ کہیں آسمان میں
کر کے تلاش دیکھ لے دونوں جہان میں

☆

اللہ غیب میں ہے تو بندہ زمیں پہ ہے
لازم ہے اک وسیلہ بھی ہو درمیان میں

☆

سبطِ نبیؐ سا کوئی نمازی کہاں ہے اب
اکبر سا اب نہیں ہے موذّن جہان میں

☆

حق نے قبول کر لیا فدیہ حسینؑ کا
اک تیر حرملا نے جو رکھا کمان میں

☆

اصغرؑ کو لے کے آگئے میدان میں حسینؑ
شوقِ جہاد دیکھ کے ننھی سی جان میں

☆

اللہ نے بلا کے پیمبر کو عرش پر
کی ہے نبیؐ سے بات علیؑ کی زبان میں

☆

نقویؔ خدا کے ذکر میں جو کچھ کہو ہے کم
بس کیفِ شکر چاہئے خالق کی شان میں

☆ ☆ ☆

اثرِ ماتم

دُعا نماز میں مانگی ہے چشم پُر نم سے
ادائے بندگی پھر بھی نہیں ہوئی ہم سے

☆

میں جب سے پیدا ہوا تب سے پالنے والا
نوازتا ہی رہا نعمت دو عالم سے

☆

ہمیشہ کرتے ہیں ماہِ عزا میں اہلِ عزا
یزیدیت کا گریبان چاک ماتم سے

☆

کہاں زمانے میں عباسؑ سا ملے گا جری
خدا کا دین بچا ہے اسی کے پرچم سے

☆

ہر ایک زخم کا ہم تو علاج کرتے ہیں
غمِ حسینؑ کے بس آنسوؤں کے مرہم سے

☆

زمانہ اس لئے باندھے ہے دشمنی پہ کمر
زمیں لرزتی ہے اہلِ عزا کے ماتم سے

☆

دکھوں پہ صبر کی دولت ملی ہے نقویؔ کو
درِ حسینؑ سے حاصل کیے ہوئے غم سے

☆ ☆ ☆

توانائی

گر تو شامل نہ ہوا شہ کے عزاداروں میں
زندگی یوں ہی گزر جائے گی آزاروں میں

☆

ظلم سادات پہ ڈھائے گئے کیسے کیسے
زندہ چنوایا گیا ہے انہیں دیواروں میں

☆

جرأت عابدِ بیمار کا قصہ سن کر
اک توانائی سی آجاتی ہے بیماروں میں

☆

اے یزید ایسا غضب کیوں کیا تو نے ظالم
کس کی ناموس کو بلوا لیا درباروں میں

☆

ایسا لگتا ہے علی بولتے ہیں منبر پر
خطبۂ زینبؑ کبریٰ سنو بازاروں میں

☆

جس سفینے پہ لکھا ہو گا حسنؑ اور حسینؑ
خو خدا اسکا نگہبان ہے منجدھاروں میں

☆

جو نہی آنکھوں سے بہے اشک شہِ بیکس پر
میں بھی شامل ہوا جنت کے سزاواروں میں

☆

نام نقوؔی کا بھی لکھا ہوا اک جانب ہے
دیکھ لیا درِ زہرا کے طلبگاروں میں

☆ ☆ ☆

پانی پلاؤ سب کو

سرمایۂ حیات خدا کی کتاب ہے
ذکر حسینؑ عزمِ وفا کا شباب ہے

☆

ہے جس کے پاس جنسِ ولائے ابوتراب
دنیا و آخرت میں وہی کامیاب ہے

☆

جب ہم ہیں پیروکار رسالت مآب کے
پھر کیوں ہماری زندگی میں اضطراب ہے

☆

پانی پلاؤ سب کو شہ دیں کے نام پر
واللہ اس عمل کا بڑا ہی ثواب ہے

☆

سردار انبیا پہ جو پڑھتا نہیں درود
جینا جہاں میں اس کے لئے اک عذاب ہے

☆

زہرا کے نور سے ہے دو عالم کی زندگی
بنتِ رسولؐ پاک ہی اُم الکتاب ہے

☆

بخشا گیا میں حشر میں بس اتنی بات پر
نقوؔی غلام سبطِ رسالت مآب ہے

☆ ☆ ☆

بیمارِ کربلا

نظام دہر کو یکسر بدل گیا بیمار
خدا کا دین بچا کر نکل گیا بیمار

☆

علی نے چہرہ مرحب پہ جیسے خاک ملی
رخ یزید پہ ویسے ہی مل گیا بیمار

☆

یہ اور بات کہ تا عمر خون روتا رہا
مگر حکومت فاسق بدل گیا بیمار

☆

چلیں بچانے امامت کو دوڑ کر زینبؑ
کہا کسی نے کہ شعلوں میں جل گیا بیمار

☆

یہ معجزہ ہے کہ چلنا بھی جس کو دوبھر تھا
دیارِ شام میں آکر سنبھل گیا بیمار

☆

خموش ہو کے کیا طے سزاؤں کا رستا
سمجھ رہے تھے یہ ظالم بدل گیا بیمار

☆

نفاق کی جو جڑیں بڑھ رہی تھیں اے نقوی
وہ اپنے پاؤں کے نیچے مسل گیا بیمار

☆ ☆ ☆

دشت میں

ہنستا بستا فاطمہؑ کا گھر لٹا ہے دشت میں
آج لیکن صحنِ عظمت بن گیا ہے دشت میں

☆

ہم شبیہ مصطفےٰ تھا جو پسر شبیر کا
ایک نیزہ اسکے سینے میں لگا ہے دشت میں

☆

ذبح جب سے ہو گئے شبیر جلتی ریت پر
ایک پورا شہر تب سے بس گیا ہے دشت میں

☆

ماں کے دل کا چین ہاتھوں پر لئے بے شیر کو
کون یہ مظلوم اور مضطر کھڑا ہے دشت میں

☆

کوئی دریا پر بتا دے حضرت عباسؑ کو
سر برہنہ بیبیوں کا قافلہ ہے دشت میں

☆

مل گئی معراج دینِ مصطفےٰ کو تا ابد
اس طرح کا کام کچھ شہ نے کیا ہے دشت میں

☆

کلمہءَ حق ریت کے ذرات پر شبیر نے
اصغرؑ بے شیر کے خون سے لکھا ہے دشت میں

☆

وہ جو تھا اسوار دوشِ مصطفےٰ و مرتضےٰ
ہائے اسکا سر بریدہ تن پڑا ہے دشت میں

☆

آؤ نقوی چل کے رہتے ہیں وہیں آرام سے
اب یہاں کچھ بھی نہیں کرب و بلا ہے دشت میں

☆ ☆ ☆

عباس علیہ السلام نے

ایک سوکھی مشک میں غم بھر دیا عباسؑ نے
پہلے شانے کٹ گئے پھر سر دیا عباسؑ نے

☆

دونوں ہاتھوں سے کمر پکڑے ہوئے پہنچے حسینؑ
کیسا صدمہ شاہ کو مر کر دیا عباسؑ نے

☆

مشک کو دانتوں میں دابے فوج سے لڑتے رہے
کام ناممکن تھا لیکن کر دیا عباسؑ نے

☆

حشر تک کے واسطے عالم میں ہر انسان کو
کیا وفا کا دائمی محور دیا عباسؑ نے

☆

پرچمِ شاہِ شہیداں مومنیں کو کیا دیا
اک نشانِ ساقیِ کوثر دیا عباسؑ نے

☆

شیر کی حدِ شجاعت دیکھ کر چپ تھے حسینؑ
جب وفا کا معرکہ سر کر دیا عباسؑ نے

☆

جان دے کر اپنے آقا پر کمالِ ضبط سے
قلبِ نقوی کو وفا سے بھر دیا عباسؑ نے

☆ ☆ ☆

حسینؑ حسینؑ

سب کا حاجت روا حسینؑ حسینؑ
ہے مرا آسرا حسینؑ حسینؑ

☆

سادے کاغذ میں بھی نمی دیکھی
جب بھی اس پر لکھا حسینؑ حسینؑ

☆

تیری میری تو حیثیت کیا ہے
کر رہا ہے خدا حسینؑ حسینؑ

☆

جتنے غم تھے تمام جاتے رہے
جب زباں سے کہا حسینؑ حسینؑ

☆

یہ دُعا ہے کہ کاش جاری ہو
نزع کے وقت یا حسینؑ حسینؑ

☆

اشک آنکھوں سے خود ہی بہنے لگے
جب بھی میں نے سنا حسینؑ حسینؑ

☆

چودہ سو سال بعد بھی نقوؔی
ہر طرف ہے صدا حسینؑ حسینؑ

☆ ☆ ☆

مجلس میں آکے دیکھ

غم سے نجات پائے گا آنسو بہا کے دیکھ
اے بے خبر حسینؑ کی مجلس میں آکے دیکھ

☆

مشکل کی کیا مجال جو ٹھہرے ترے قریب
تو نعرۂ علیؑ کو ذرا آزما کے دیکھ

☆

بر آئے گی تمام ترے دل کی آرزو
تو بنتِ مصطفےٰ کے ذرا در پہ آکے دیکھ

☆

تجھ کو خدا کرے گا عطا نعمت جہاں
بھوکوں کو اپنے رزق سے کھانا کھلا کے دیکھ

☆

کٹ جائے گی سکوں سے تری زندگی تمام
نادِ علی کو وردِ زباں تو بنا کے دیکھ

☆

مل جائے گی نجات غمِ دہر سے تجھے
دل کو غمِ حسینؑ کا مسکن بنا کے دیکھ

☆

آنکھیں تری کبھی نہ بہائیں گی اشکِ غم
اک بار شہ کے غم میں تو آنسو بہا کے دیکھ

☆

نقویؔ یہ ہیں نجات کے ضامن بروزِ حشر
پلکوں پہ اپنے اشکِ غمِ شہ سجا کے دیکھ

☆ ☆ ☆

یا حسین علیہ السلام

بنتا ہے انقلاب کی پہچان یا حسینؑ
جب منہ سے کہنے لگتا ہے انسان یا حسینؑ

☆

سر دے کے سر بلندی سے جینا سکھا دیا
انسانیت پہ ہے ترا احسان یا حسینؑ

☆

یہ تیرا معجزہ ہے کہ بازارِ شام میں
نیزے پہ اور تلاوتِ قرآن یا حسینؑ

☆

کرب و بلا سے لے کے قیامت کے روز تک
مومن کی ہے نجات کا سامان یا حسینؑ

☆

مقتل میں یہ جواں جو گرا ہے ابھی ابھی
سہرے کا اس کے ماں کو تھا ارمان یا حسینؑ

☆

بخشش کی میری کر دیں سفارش بروز حشر
میں بھی ہوں آپ ہی کا ثنا خوان یا حسینؑ

☆

جو کچھ لکھا ہے نقوؔی نے عظمت کے باب میں
اسکا ہمیشہ لکھا ہے عنوان یا حسینؑ

☆ ☆ ☆

عزاداری

قوم کی آن ہے عزاداری
اپنی پہچان ہے عزاداری

☆

ہم سے پوچھو تو ہم کہیں بخدا
فرضِ انسان ہے عزاداری

☆

دشت عالم سے باغ جنت کی
راہ آسان ہے عزاداری

☆

جنگ ظالم سے جاری رکھنے کا
ایک اعلان ہے عزاداری

☆

قلب عالم کے درد و کلفت کا
صرف درمان ہے عزاداری

☆

مذہب اہلبیت کی ہے یہ روح
دین کی جان ہے عزاداری

☆

وہ جو روئی نہ لاشئہ پر
اسکا ارمان ہے عزاداری

☆

چیر دے جو گلوئے باطل کو
ایسا پیکان ہے عزاداری

☆

کیوں ہے بخشش کا ڈر تجھے نقویؔ
تیرا سامان ہے عزاداری

☆ ☆ ☆

ماتم کا ہے اثر

ہر گھر میں ذکر سرورِ عالم کا ہے اثر
یہ کائنات فاطمہؑ کے دم کا ہے اثر

☆

منکر نکیر قبر میں میری ہیں با ادب
نادِعلی کا کتنا حسیں دم کا ہے اثر

☆

دنیا کے سارے غم سے مجھے مل گئی نجات
سبطِ نبیؐ کا دل میں مرے غم کا ہے اثر

☆

ظالم جو کھا رہے ہیں مسلسل شکست فاش
یہ سب حسینؑ پاک کے ماتم کا ہے اثر

☆

میں ڈگمگا رہا تھا کہ فوراً سنبھل گیا
عباسؑ کے یہ پنجۂ پرچم کا ہے اثر

☆

مانگی نہ تھی دعا بھی ابھی ہو گئی قبول
مجلس میں میرے دیدۂ پرنم کا ہے اثر

☆

زخمِ جگر جو بن گیا خود درد کی دوا
مجلس میں آنسوؤں کے یہ مرہم کا ہے اثر

☆

تہذیبِ غم کا نور جو نقوؔی کے دل میں ہے
یہ درسگاہِ ماہِ محرمؑ کا ہے اثر

☆ ☆ ☆

اللہ کی دین

ہر پھر کے تذکرہ غمِ آلِ نبیؐ کا ہے
یہ ماحصل تمام مری زندگی کا ہے

☆

شہرت کا میری راز ہے ذکرِ غمِ حسینؑ
جو کچھ ہوں میں وہ صدقہ مری شاعری کا ہے

☆

اس دور کی نجات ہیں آیاتِ کربلا
ظلمت میں راستہ ہی یہی روشنی کا ہے

☆

مال و متاعِ دہر ہیں اللہ ہی کی دین
جو کچھ تمہیں ملا ہے وہ سب کچھ اسی کا ہے

☆

جو جارہا ہے دشمنِ آلِ نبیؐ کی سمت
وہ راستہ تمہارے لیے خود کشی کا ہے

☆

بعد رسولؐ بارہ اماموں کا سلسلہ
سچ پوچھئے تو آدمی کی بہتری کا ہے

☆

ہر سمت ہو رہا ہے خدا کے کرم کا ذکر
یہ سارا کارنامہ وجودِ نبیؐ کا ہے

☆

ذکر حسینؑ میں بھی نہ بھولو نماز تم
وہ عشق کا تقاضا ہے یہ بندگی کا ہے

☆

حق بات پر اکیلے ہی لڑنا سکھا دیا
احسان آدمی پہ یہ ابن علیؑ کا ہے

☆

جب سے علیؑ کو مرضیٔ حق کی سند ملی
عالم پہ اختیار خدا کے ولی کا ہے

☆

نقوی رسولؐ اور خدا کا یہی ہے حکم
انکے قریب ماننے والا علیؑ کا ہے

☆ ☆ ☆

نہ مانگ

یادِ خدا کا درد اگر ہے دوا نہ مانگ
منزل سے دور جاتا ہوا راستا نہ مانگ

☆

جس میں نہ ہو خدا و رسولِ خدا کا خوف
ایسے مزاج کے لئے ہر گز دُعا نہ مانگ

☆

اپنے ہی دل پہ جھیل لے ساری مصیبتیں
بھولے سے بھی کسی کے لیے بد دُعا نہ مانگ

☆

شبیر کا اگر ہے تو سہ دل پہ آفتیں
شبیر کا نہیں ہے تو پھر کربلا نہ مانگ

☆

زہرا کے گھر سے کوئی تعلق ہی جب نہیں
خلد بریں کے واسطے پھر راستا نہ مانگ

☆

اے مستِ جامِ خود نگہی آنکھ کھول دیکھ
حق سے نظر جو موڑ دے ایسی ہوا نہ مانگ

☆

نقوؔی تو خود بھی ڈوبنے والوں کے ظرف سے
امداد کی امید نہ رکھ ، آسرا نہ مانگ

☆ ☆ ☆

ایک مشورہ

اپنے خدا سے آس لگا کر تو دیکھئے
اس بارگہ میں سر کو جھکا کر تو دیکھئے

☆

وہ ہے کریم کرتا ہے سب کی دُعا قبول
بہر نجات ہاتھ اٹھا کر تو دیکھئے

☆

خالق ہے وہ ضرور سنے گا صدائے دل
دکھ درد اپنے اسکو بتا کر تو دیکھئے

☆

ہر وقت اسکو پائیں گے اپنے قریب آپ
پردہ نظر سے اپنی ہٹا کر تو دیکھئے

☆

قدموں میں ڈال دے گا وہ ہر نعمت جہاں
اسکی طرف قدم کو بڑھا کر تو دیکھئے

☆

سارے تفکرات سے آزاد ہوں گے آپ
ذکر خدا لبوں پہ سجا کر تو دیکھئے

☆

در در کی خاک چھانتے پھرتے ہیں آپ کیوں
چلیے درِ بتول پہ آ کر تو دیکھئے

☆

بگڑے ہوئے جو کام ہیں بن جائینگے تمام
اک نعرہ یا علیؑ کا لگا کر تو دیکھئے

☆

مل جائے گی نجات غمِ روز گار سے
اشکِ غمِ حسینؑ بہا کر تو دیکھئے

☆

آنسو گرینگے سوچ کر اصغرؑ کے حال پر
اپنے تخیلات میں لا کر تو دیکھئے

☆

نقوؔی سکون ملتا رہے گا تمام عمر
دل میں خدا کی یاد بسا کر تو دیکھئے

☆ ☆ ☆

نماز

کیا بتاؤں تجھے کہ کیا ہے نماز
حق پہ چلنے کا راستہ ہے نماز

☆

قلبِ انساں پہ ہے اذان کی مہر
عشق کی جان فزا ادا ہے نماز

☆

انکی الفت کا کب یقیں ہے کہ جو
وقت ہے اور بھولتا ہے نماز

☆

کیسا مومن ہے خود نہیں پڑھتا
سب کو پڑھتے بھی دیکھتا ہے نماز

☆

کربلا کا وہ اک نمازی ہے
زیر خنجر جو پڑھ رہا ہے نماز

☆

جس کا کوئی نہیں ہے دنیا میں
اسکا لاریب آسرا ہے نماز

☆

کوئی دیکھے تو شوق سے پڑھ کر
بہر کونین معجزہ ہے نماز

☆

نقوؔی کیا غم تجھے ہے محشر کا
حق کی تیرے لئے عطا ہے نماز

☆ ☆ ☆

سجدہ

جو بھی کرتا ہے واجبی سجدہ
اسکو دیتا ہے زندگی سجدہ

☆

کیسا مقبول ہو گیا جو کیا
جب کبھی کہہ کے یا علیؑ سجدہ

☆

گاہ مسجد میں گاہ صحرا میں
بنا تاریخ خون کی سجدہ

☆

سارے اعمال کا نماز ہے حُسن
روح لیکن نماز کی سجدہ

☆

شہ کے سجدے نے یہ بتایا ہے
مت کرو ظلم کو کبھی سجدہ

☆

سید الساجدین سے پوچھو
شہ کا مقتل میں آخری سجدہ

☆

جب چراغوں میں روشنی نہ رہے
پھر یہ دیتا ہے روشنی سجدہ

☆

ختم شبیر پہ ہے اے نقوی
کیا کرے گا بھلا کوئی سجدہ

☆ ☆ ☆

نام کربلا ہے

سنائے ہر ایک کو زبانی ستم کی ہر دور میں کہانی
ملا نہ اک بے زباں کو پانی لٹا دی اکبر نے بھی جوانی
جہاں پیمبر کا گھر لٹا ہے
اسی کا تو نام کربلا ہے

☆

غرورِ باطل جہاں پہ ٹوٹا نفاق قلب بشر سے چھوٹا
ہرا ہوا باغِ دیں کا بوٹا حسینؑ سچا یزید جھوٹا
جہاں رعونت شکستہ پا ہے
اسی کا تو نام کربلا ہے

☆

یہیں سے حق کو بقا ملی ہے یہیں سے سب کو وفا ملی ہے
مریض دل کو شفا ملی ہے یزیدیت کو سزا ملی ہے
یہیں پہ قصرِ ستم گرا ہے
اسی کا تو نام کربلا ہے

☆

جہاں نہ پانی حرم نے پایا جہاں پہ اصغرؑ نے تیر کھایا
جہاں بہتر نے سر کٹایا جہاں لعینوں نے خوں بہایا
جہاں پہ نیزے پہ سر چڑھا ہے
اسی کا تو نام کربلا ہے

☆

یہیں پہ نقوی بسی ہے جنت خدا نے اس خاک کی بدولت
ہمارے ایماں کو دی ہے طاقت جبینِ ظالم پہ لکھی لعنت
یہیں تکبر کا دل جلا ہے
اسی کا تو نام کربلا ہے

☆ ☆ ☆

ہے قلبِ فاطمہ کی دُعا ان کے واسطے

جو رو رہے ہیں شاہ کے دلبر کے واسطے　　　جنکے دُکھے ہیں دل علیؑ اصغرؑ کے واسطے
جو سوگوار ہیں علی اکبرؑ کے واسطے　　　جو ماتمی ہیں سبطِ پیمبرؐ کے واسطے
ہے قلبِ فاطمہؑ کی دُعا ان کے واسطے

☆

پانی پلائیں جو علیؑ اصغر کی پیاس پر　　　محوِ دُعا ہوں قلبِ سکینہؑ کی آس پر
دیں اپنی جان دینِ خدا کی اساس پر　　　دھبہ نہ آئے رجس کا جن کے لباس پر
ہے قلبِ فاطمہ کی دُعا ان کے واسطے

☆

زندہ نہ ہوں جو دولت و منصب کے واسطے — اک سانس بھی جو لیں تو فقط رب کے واسطے
کردیں وہ وقف اپنی بقا سب کے واسطے — آنسو بہائیں چادرِ زینبؑ کے واسطے
ہے قلبِ فاطمہ کی دُعا ان کے واسطے

☆

پڑھتے ہیں جو درود رسولؐ امام پر — ہر شے نثار کرتے ہیں حکم امام پر
سب کچھ لٹا کے آلِ محمدؐ کے نام پر — دیتے ہیں جاں حسین علیہ السلام پر
ہے قلبِ فاطمہ کی دُعا ان کے واسطے

☆ ☆ ☆

پرچمِ عباس علیہ السلام

دیں کی تلوار پرچمِ عباسؑ
ردِّ کفار پرچمِ عباسؑ

☆

ذوالفقارِ علی کی عالم میں
ایک جھنکار پرچمِ عباسؑ

☆

دستِ مومن میں دشمنوں کیلئے
ایک تلوار پرچمِ عباسؑ

☆

اب بھی سڑکوں پہ سب جلوسوں میں
سب کا سالار پرچمِ عباسؑ

☆

خواب غفلت سے کرتا رہتا ہے
سب کو بیدار پرچم عباسؑ

☆

خلد پہنچے گا لے کے ہاتھوں میں
ہر عزادار پرچم عباسؑ

☆

جس نے شانے کٹائے دریا پر
اس کا کردار پرچم عباسؑ

☆

دے رہا ہے دہائی پردے کی
سرِ بازار پرچم عباسؑ

☆

نقوی آویزاں کر دیا ہم نے
سرِ دیوار پرچم عباسؑ

☆ ☆ ☆

ذوالجناح

ہے دیکھنے میں عام سا حیوان ذوالجناح
لیکن خدا کے دیں کی ہے پہچان ذوالجناح

☆

آہستہ سے اتارا ہے زخمی حسینؑ کو
ہے فاطمہ پہ یہ ترا احسان ذوالجناح

☆

بڑھ بڑھ کے اپنے جسم پہ لیتا رہا ہے تو
شہ کی طرف چلے ہوئے پیکان ذوالجناح

☆

خیموں کے پاس کرتا رہا آنسوؤں سے تو
مظلومیٔ حسینؑ کا اعلان ذوالجناح

☆

اک تیری ہی مدد تھی شہ مشرقین کو
دشمن تھے ورنہ ہر طرف انسان ذوالجناح

☆

جو تیرے پاس تھا وہی اب میرے پاس ہے
حُب حسین خلد کا سامان ذوالجناح

☆

تیری شبیہ دہر میں باطل کے واسطے
ہے کفر سے جہاد کا اعلان ذوالجناح

☆

خیمے سے دور رہ کہ تری خالی زین کو
بچی نہ دیکھ لے کہ ہے نادان ذوالجناح

☆

نقوؔی یہ اس گھرانے سے الفت کا ہے اثر
اب ہے مری نجات کا سامان ذوالجناح

☆ ☆ ☆

نجف میں

دنیا سے راہِ خلد کا زینہ نجف میں ہے
بحرِ نجات حق کا سفینہ نجف میں ہے

☆

اب میری زندگی ہے بنامِ علی ولی
مرنا مرا نجف میں ہے جینا نجف میں ہے

☆

بارہ اماموں کا ہے مرکز اسی جگہ
حسنین جس پہ سوئے وہ سینہ نجف میں ہے

☆

کیوں مصطفےٰ کے عبد نہ جائیں سوئے نجف
اک بارگاہِ شاہِ مدینہ نجف میں ہے

☆

اے بے شعور کیوں یہ بھٹکتا ہے در بدر
خالق کی معرفت کا قرینہ نجف میں ہے

☆

دونوں جگہ ہیں امر خدا کی نشانیاں
یثرب میں ہے انگوٹھی نگینہ نجف میں ہے

☆

نقویؔ یہی ہے تشنگی قلب کی دوا
کوثر کی ہے طلب تو سفینہ نجف میں ہے

☆ ☆ ☆

قطعات

بس خدا ہے شفیقِ کون و مکاں
اپنی مخلوق کا حبیب ہے وہ
یہ گنہگار سوچتا ہی نہیں
میری شہ رگ سے بھی قریب ہے وہ

☆

میں نے دیکھا ہے دل کی آنکھوں سے
کب کسی نے مجھے بتایا ہے
گرتے گرتے سنبھل گیا ہوں میں
یاعلیؑ جب زباں پہ آیا ہے

یہ میں کہتا نہیں خدا ہے علیؑ
ہاں خدا سے کہاں جدا ہے علیؑ
کبھی سوچا بھی ہے یہ کم فہمو
حق پہ چلنے کا راستہ ہے علیؑ

☆

چمنِ مصطفےٰ کا مالی ہوں
اسلئے مرتبے میں عالی ہوں
بس بہت ہے یہی مجھے نقوؔی
درِ حیدر کا میں سوالی ہوں

یہ کائنات حق کی بنائی ہوئی تو ہے
ناظم تو کائنات کا زہرا کا لال ہے
میں ہوں غلامِ سبطِ پیمبر فلک نشیں
اب تو بتا ذرا کہ ترا کیا خیال ہے

☆

جب بھی انکو پکارا مشکل میں
اپنی بگڑی ہوئی بن آئی ہے
جس کا بھرتا ہوں دم میں اے نقوی
اس کے قبضے میں کُل خدائی ہے

مدحِ عباسؑ کا یہ ہے صدقہ
اتنی عزت جو میں نے پائی ہے
پرچم بازوئے حسینی نے
میری بگڑی سدا بنائی ہے

☆

یہ بیتِ فاطمہ روح لاامیں کا مسکن ہے
جہاں پلی ہے امامت بھی وہ آنگن ہے
یزید کا کہیں نام و نشاں نہیں نقوی
حسین آج بھی لاکھوں دلوں کی دھڑکن ہے

جن کے دل میں ہو غمِ کرب و بلا
انھیں انسان تصور کرنا
جو نہ رکھتے ہوں علیؑ کی الفت
انھیں بے جان تصور کرنا

☆

مجھ کو رسولؐ پاک کے پیاروں کی ہے طلب
گرنے لگا ہوں اب تو سہاروں کی ہے طلب
زہرا کے در پہ اس لئے نقوؔی پڑا ہوں میں
ہوں ڈگمگاتی ناؤ کناروں کی ہے طلب

عظمت گُل چمن سے ہوتی ہے
کامیابی لگن سے ہوتی ہے
قلبِ انساں میں روشنی نقویؔ
الفتِ پنجتن سے ہوتی ہے

☆

کچھ تو اظہار ہو محبت کا
صرف باتوں سے کچھ نہیں ہوتا
باعمل جو بھی ہے وہ افضل ہے
اونچی ذاتوں سے کچھ نہیں ہوتا

جو بھی غلامِ حیدرِ کرار ہو گیا
وہ نعمتِ خدا کا عزادار ہو گیا
نقویؔ غمِ جہاں کی اسے فکر ہو تو کیوں
جو شاہِ کربلا کا عزادار ہوگیا

☆

کیوں گرفتارِ قیدِ عالم ہے
کیوں مصائب سے آنکھ پُر نم ہے
رکھ لو یہ خاص نسخۂ نقویؔ
سب دکھوں کا علاج ماتم ہے

یا علیؑ کہتے کیوں جھجکتے ہیں
اس کو الفت کی اک سند کہئے
جب بھی مشکل میں جان پھنس جائے
منہ سے مولا علیؑ مدد کہئے

☆

لب پہ ہر ایک لحظہ ثنائے حسینؑ ہے
یہ میری ساری عمر برائے حسینؑ ہے
جنت کی کیا تلاش کہ عہدِ الست سے
لکھی ہوئی بنامِ گدائے حسینؑ ہے

یا زین العابا علیہ السلام

سجادؑ صبر و ضبط کی طاقت کا نام ہے   سجاد دینِ حق کی حمایت کا نام ہے
سجادؑ مصطفےٰ کی نیابت کا نام ہے   سجادؑ صادقوں کی سیادت کا نام ہے
سجادؑ نے بقا کا قرینہ سکھا دیا
مظلوم کو وقار سے جینا سکھا دیا

☆

شبیر سے غیور کا بیٹا وہی امام   جو تھا بہادری میں بھی یکتا وہی امام
بیمار ہو کے ہو گیا تنہا وہی امام   بے پردہ بیبیوں کا سہارا وہی امام
جس نے بنی امیہ کا چہرہ بگاڑ کے
باغ یزید رکھ دیا تنہا اجاڑ کے

☆

جسکی گرج سے ظلم کی دنیا سمٹ گئی   جسکی خرد سے شام کی بازی الٹ گئی
زنجیر جور جسکی مسافت سے کٹ گئی   جسکے غضب سے تخت کی توقیر گھٹ گئی
لہجے کی دھار سے سرِ مغرور کٹ گیا
تقریر کی تو تخت یزیدی الٹ گیا

ہر دل میں جس کے دائمی افکار گڑ گئے
جسکے عمل سے قصر مظالم اجڑ گئے

ہمت سے جسکی پاؤں جفا کے اکھڑ گئے
بولا تو شام والوں کے چہرے بگڑ گئے

تہذیب وقت دین کے سانچے میں ڈھال دی
ساری اکڑ یزید کی جس نے نکال دی

☆

اسلام جان بلب تھا شفا دے گیا وہی
انسان تھا مریض دوا دے گیا وہی

دنیا کو حریت کی صدا دے گیا وہی
ظالم کو اس جہاں میں سزا دے گیا وہی

ہر تاجدار عہد کو بے تاج کر دیا
شاہنشہی نظام کو تاراج کر دیا

☆

چارہ گرِ حیات تھا دلبر حسینؑ کا
پنہاں تھا اسکے زور میں لشکر حسینؑ کا

اتنا شجاع تھا یہ دلاور حسینؑ کا
نیزے پہ دیکھتا ہی رہا سر حسینؑ کا

جسکے بیاں سے ظلم کے جھنڈے اکھڑ گئے
لعنت کے طوق جبر کی گردن میں پڑ گئے

☆

کیسے بتاؤں شام کے زنداں میں کیا ہوا
لاشہ بہن کا بھائی کے آگے پڑا رہا

دو گز کفن بھی دختر شہ کو نہ مل سکا
بیمار امام اشک بہا کر یہ کہہ گیا

بالی سکینہؑ منزلیں طے ساری کر گئی
افسوس روتے روتے وہ زنداں میں مر گئی

☆ ☆ ☆

حمدِ الٰہی

وہی خدا ہے جو رزقِ حیات دیتا ہے
جو ذرہ مانگے تو وہ کائنات دیتا ہے

☆

وہی خدا ہے جو دونوں جہاں کا مالک ہے
بھٹک گئے ہیں جو رستے سے ان کا مالک ہے

☆

وہی خدا ہے جو دیتا ہے چیونٹیوں کو بھی رزق
تہوں میں گہرے سمندر کی مچھلیوں کو بھی رزق

☆

وہی خدا ہے جو دیتا ہے عقل انساں کو
اسی نے بھیجا ہے پیغمبرانِ دوراں کو

☆

وہی خدا ہے بنائے ہیں جس نے ماہ و نجوم
وہی چلاتا ہے بادِ صبا و بادِ سموم

☆

وہی خدا ہے کیا خلق جس نے کعبے کو
دیا ثواب عبادت ہر ایک بندے کو

☆

وہی خدا ہے کہ جو اس سے مانگتا ہے دعا
وہ کھول دیتا ہے اپنے کرم کا دروازا

☆

وہی خدا ہے کہ جس نے ہمیں رسولؐ دیا
برائے گلشنِ نسواں گُلِ بتولؑ دیا

☆

وہی خدا ہے اماموں کو خلق جس نے کیا
انہی کی پیروی ٹھہری سبب شفاعت کا

☆

وہی خدا ہے دیا جس نے آخری تحفہ
اسی کا امر وہ ہے اور امام نقویؔ کا

☆ ☆ ☆

امام حسن عسکری علیہ السلام

زمیں پہ آج ہر اک سمت نور و نکہت ہے
ولادتِ حسنِ عسکری سعادت ہے

☆

انھیں کے در پہ جھکاتا رہونگا سر اپنا
مرے امام ہیں ان سے مجھے عقیدت ہے

☆

دلیل دے کے عدوئے کتاب حق سے کہا
جواب لکھے جو قراں کا کس میں ہمت ہے

☆

امام حق کو عطا کی ہے حق نے وہ قوت
زمیں کی روک دے گردش یہ اس میں طاقت ہے

☆

اسی لئے یہ مجھے جان سے بھی پیارے ہیں
رسولؐ کی حسنِ عسکریؑ سے نسبت ہے

☆

انہی کے نام پہ دیوانگی اسے ہے قبول
انہی کی وجہ سے بہلول کی بھی عزت ہے

☆

ہے کون ایسا جو پتھر پہ بھی لگا دے مہر
یہ عسکری کی فقط دہر میں کرامت ہے

☆

اسی قبیلہ کا ایک فرد میں بھی ہوں اے نقویؔ
مجھے تو ابن نقی سے بڑی محبت ہے

☆ ☆ ☆

ڈاکٹر نقوی کا فنی شعور

پروفیسر سید نواز حسن زیدی

عقیدے اور اخلاق اقدار کا باہمی تعلق محتاج تعارف نہیں۔عوام الناس کی سیرت و کردار کی تعمیر و تشکیل اور تزئین و آرائش میں مذہبی شخصیات کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ان کا وجود عقائد کی عملی تفسیر پیش کرتا ہے۔اگرچہ تاریخ کے دامن میں ان نابغہ روزگار شخصیات کے کارہائے نمایاں محفوظ ہوتے ہیں اور آئندہ نسلوں کے لئے روشنی کے مینار ثابت ہوتے ہیں لیکن جب شاعری عقیدتوں کے اظہار کی ذمہ داری سنبھالتی ہے تو اخلاق کی تہذیب و تربیت کا ایک موثر نظام وجود میں آتا ہے۔

تاہم قبولِ عام کی سند اس شاعر کا مقدر بنتی ہے۔جو عقیدے اور شاعری کو اپنے خونِ جگر سے سینچ کر ایسا فن پارہ تخلیق کرتا ہے جس میں عقیدہ اور شاعری باہم دست و گریباں ہونے کے بجائے متحد و یکجان ہو کر سامنے آتے ہیں۔

شاعری کی بنیادی غرض و غایت یہ ہوتی ہے کہ وہ مخاطب کے قلوب و اذہان کو گرفت میں لے کر اسے متاثر کرے۔معتقدات کی شاعری میں اثر انگیزی کے اس عنصر کی ضرورت اس لئے اور بھی شدت سے محسوس ہوتی ہے کہ یہ شاعری محافل و مجالس میں پڑھی جاتی ہے۔اس شاعری کا ذوق رکھنے والے معنوی محاسن سے کہیں زیادہ معتقدات کے تذکرے سے متاثر ہوتے ہیں تاہم جو شعر عقیدہ کی

آنچ اور شاعری کے حُسن سے مملو ہوتا ہے نسبتاً زیادہ خراج تحسین حاصل کرتا ہے۔ اور اس میں اثر انگیزی کی قوت بھی زیادہ ہوتی ہے۔

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی اس دقیق نکتے سے خوب آگاہ ہیں کہ معتقدات کی شاعری کو پراپیگنڈہ بننے سے کیسے بچایا جاسکتا ہے۔ ان کی فنی پختگی عقیدت کی چاشنی میں گھل مل کر شعر کے پیکر میں اس طرح ڈھلتی ہے کہ ممدوحین کی سیرت وکردار کا نقش سامعین اور قارئین کے قلوب و اذہان پر گہرا تاثر چھوڑ جاتا ہے اور یہ احساس تک نہیں ہوتا کہ شاعر نے کسی خاص نظریے کو بالجبر شعر میں ٹھونس کر پیش کیا ہے۔ چند اشعار اس حوالے سے ملاحظہ کیجئے۔

کلمۂ حق ریت کے ذرات پر شبیر نے	اصغرِ بےشیر کے خوں سے لکھا ہے دشت میں
جرأت عابدِ بیمار کا قصہ سن کر	اک توانائی سے آجاتی ہے بیماروں میں
ان کا کلام عقل و خرد کا ہے آئینہ	نکلی ہے ان کے لب سے فقط آگہی کی بات
حقارتوں کے سوا کچھ نہیں ملا اس کو	کوئی بھی دشمن شبیر کا مقام نہیں
جب چراغوں میں روشنی نہ رہے	پھر یہ دیتا ہے روشنی سجدہ
خالق ہے وہ ضرور سنے گا صدائے دل	دکھ درد اپنے اس کو سنا کر تو دیکھئے
مرے خدا تجھے شاہ نجف کے حق کی قسم	جہاں بھی شام نظر آئے تو سحر کر دے

معتقدات سے متعلقہ شاعری کا امتیازی وصف جو اسے عام شاعری سے ممیّز کرتا ہے وہ اس کی آفاقیت ہے۔ یہ شاعری محض ممدوحین کی ثناخوانی اور پیکر تراشی تک محدود نہیں رہتی بلکہ ان نفوس قدسیہ کے ذکر سے تسکینِ ذات اور فکری انقلاب کے لئے راہ ہموار کرتی چلی جاتی ہے چنانچہ نعت، مرثیہ، سلام، نوحہ اور منقبت شعری کمالات کی نمود ونمائش کا آلہ نہیں بلکہ عظیم آفاقی اقدار کی ترویج واشاعت کا معتبر وموثر ذریعہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج کربلا حسین علیہ السلام، علی علیہ السلام، عباس علیہ السلام، سکینہ سلام اللہ علیہا، زینب سلام اللہ علیہا، عابد بیمار علیہ السلام صدق و صفا، جرات وعزیمت خلوص و وفا، حق وصداقت، صبر وشکر اور ایثار کی علامتیں بن چکے ہیں۔ ڈاکٹر

ابوالحسن نقوی نے ان عظیم شخصیات کی سیرت کے ہر پہلو کو فکری انقلاب اور انسانی اقدار کی تہذیب وتربیت کی غرض سے پیش کیا ہے۔ان کے اشعار میں نیکی سے رغبت اور بدی سے نفرت کا سبق موجود ہے۔لیکن وہ وعظ ونصیحت کو ادب بنا کر پیش کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔انہوں نے نبی پاکؐ، آئمہ طاہرینؑ اور اہل بیتؑ عظام کی انفرادی شخصیت اور ان کے کارہائے نمایاں کو اس انداز سے شعری جامہ پہنایا ہے کہ ان سے صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ اقوام عالم بھی اپنی زندگیوں کو سنوارنے اور معاشرتی مسائل حل کرنے کے لئے روشنی حاصل کرسکتے ہیں۔اس حوالے سے چند اشعار پیش کئے جاتے ہیں۔

حریت کے واسطے عالم میں ہر انسان کو
کیا وفا کا دائمی محور دیا عباسؑ نے

تا عمر رہا ظلم و تشدد کا مخالف
یہ کم تو نہیں امن واماں اس کی طرف ہے

اگر بقا کی تمنا ہے تم کو اے نقوی
خدا سے عزم شہیدانِ کربلا مانگو

رہِ عبودیت میں چلوں گا یہ سوچ کر
یہ راستہ کھلا ہوا دار و رسن کا ہے

ہر لحظہ ستاتی ہیں مجھے نفس کی باتیں
خود اپنے سے میں برسرِپیکار ہوں مولاؑ

حق پہ سردینے کو بے تاب ہوں جس میں اصحاب
دیکھو تاریخ میں جاکر کوئی لشکر ایسا

دست شبیر پہ اصغر تھے میان افواج
ایسا صابر نہ ملے گا نہ ستمگر ایسا

نوک نیزہ پہ جو توحید کا پرچار کرے
چشم کونین نے دیکھا ہے کوئی سر ایسا

حسینیت نے کچھ ایسا سبق پڑھایا ہے
یزیدیت کا جہاں میں کوئی غلام نہیں

یہ اور بات کہ تا عمر خون روتا رہا
مگر حکومت فاسق بدل گیا بیمار

کربلا کے کرداروں میں حضرت عباس علیہ السلام وفا اور خلوص کا استعارہ ہیں۔جہاں جہاں وفا کا ذکر ہوتا ہے وہاں وہاں عباس علیہ السلام کی بات ہوتی ہے۔اہل بیتؑ کا ذکر کرنے والے ہر شاعر نے مہر و وفا کے اس استعارے کا ذکر بڑی سج دھج سے کیا ہے۔ابوالحسن نقوی کے ہاں بھی حضرت عباسؑ جلوہ گر ہیں اور عالم انسانیت کو خلوص و وفا کا درس دے رہے ہیں۔چند

اشعار حضرت عباس علیہ السلام کی شان میں ملاحظہ کیجئے۔

مشک کو دانتوں میں دابے فوج سے لڑتے رہے — کام ناممکن تھا لیکن کر دیا عباسؑ نے
جس نے شانے کٹائے دریا پہ — اس کا کردار پرچم عباسؑ
کہاں زمانے میں عباسؑ سا ملے گا جری — خدا کا دین بچا ہے اسی کے پرچم سے
حشر تک کے واسطے عالم میں ہر انسان کو — کیا وفا کا دائمی محور دیا عباسؑ نے
جان دے کر اپنے آقا پر کمالِ ضبط سے — قلب نقویؔ کو وفا سے بھر دیا عباسؑ نے

حضرت زین العابدین علیہ السلام کو فرعون وقت نے پابہ زنجیر تو کر دیا لیکن ان کی حریت فکر پر پابندی نہ لگا سکا۔ عابد بیمار نا توانوں کے لئے توانائی کا استعارہ بن گیا۔ اس کے صبر و ضبط نے مظلوم کو وقار سے زندہ رہنے کا درس دیا۔ جس کی زنجیروں نے قصر شاہی میں دراڑیں ڈال دیں۔ ڈاکٹر ابو الحسن نقوی نے کربلا کے اس بیمار کے آہنی کردار کو اپنے اشعار میں جرأت کے پیکر کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کی منقبت یا زین العبا، کا ایک بند ملاحظہ کیجئے۔

جسکی گرج سے ظلم کی دنیا سمٹ گئی — جسکی خرد سے شام کی بازی الٹ گئی
زنجیر جور جس کی مسافت سے کٹ گئی — جسکے غضب سے تخت کی توقیر گھٹ گئی
لہجے کی دھار سے سر مغرور کٹ گیا — تقریر کی تو تخت یزیدی الٹ گیا

ڈاکٹر ابو الحسن کا قلم بارگاہ الٰہی میں سر بسجود ہوتا ہے تو توحید کا سبق رقم کرتا ہے۔ جہاں توحید کا ذکر ہوگا وہاں رسالت مآبؐ کی ذات اقدس کی بات بھی ہوگی۔ اور جہاں ذکر محمدؐ ہو بھلا کیسے ممکن ہے کہ ذکر آل محمدؐ نہ ہو۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا کلام حمدیہ نعتیہ اور منقبتی اشعار کا گلدستہ معلوم ہوتا ہے۔ نمونے کے چند اشعار دیکھئے۔

قسم خدا کی وہ ذات احد ہے عالم میں — چلا رہی ہے جو دنیا کے کارخانے کو
دکھائی دیتی ہے تیار کائنات کی روح — تری جناب میں اپنی جبیں جھکانے کو
خدا کی ذات کی تفہیم کار ذہن نہیں — نہ اس میں دخل توانائی خرد کا ہے

یہ جس کے حلق پہ خنجر ہے اے مسلمانو　　جو کلمہ پڑھتے ہو تم سب اسی کے جد کا ہے
وہی خدا ہے کہ جس نے ہمیں رسولؐ دیا　　برائے گلشن نسواں گل بتول دیا
وہی خدا ہے اماموں کو خلق جس نے کیا　　انہی کی پیروی ٹھہری سبب شفاعت کا
تمام باتوں کو جانے وہ آج تو نقویؔ　　خدا کے ساتھ سناؤ حضورؐ کی باتیں

ذکرِ رسولؐ اور تذکرۂ اہل بیتؑ عبادت کا درجہ رکھتا ہے نقوی صاحب کی ایک نظم ایسی بھی ہے جسے نعت کہا جا سکتا ہے۔اس میں انہوں نے صرف محبوب کائنات کی مدح سرائی کا شرف حاصل کیا ہے۔ چند اشعار تبرک کے طور پر آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔عنوان ہے نعت سرکارؐ۔

یوں تو انسان ہر جگہ ہیں مگر　　فخر انسان ہے مدینے میں
شاہ بطحا کا جو فدائی ہے　　اس کی پہچان ہے مدینے میں
مومنوں کی نجات کا نقویؔ　　سارا سامان ہے مدینے میں

اس نعت کے علاوہ بیشتر منقبتیں بھی ذکرِ محمدؐ کے نور سے منور ہیں۔مثلاً

سردار انبیا پر جو پڑھتا نہیں درود　　جینا جہاں میں اس کے لئے اِک عذاب ہے
جس کی نظر میں سیرت خیر البشر نہیں　　اس کے لئے نجات کی کوئی خبر نہیں
خود خدا اس کی سمت آئے گا　　چل پڑے گا جو مصطفےٰ کی طرف

ذکرِ رسول کرتے کرتے ڈاکٹر صاحب آلؑ رسول کی منقبت سے قلوب و اذہان کی طمانیت کا سامان بھی بہم پہنچانے کی کوشش میں مصروف نظر آتے ہیں۔ان کے ایسے اشعار ہر مومن کے دل کی پکار محسوس ہوتے ہیں کہ خوشبو کو پھول سے الگ کیا ہی نہیں جا سکتا۔ذکرِ آلؑ محمدؐ کا انداز ملاحظہ کیجئے۔

میں ہوں اس سے حسین میرا ہے　　آؤ پیغمبریؐ صدا کی طرف
مرتضےٰ کی طرف جو رہتا ہے　　وہی جاتا ہے مصطفےٰ کی طرف

رحمتیں حق نے ساری کردی ہیں فاطمہؑ بنت مصطفیٰؐ کی طرف
وہ راستہ نجات کی منزل سے دور ہے جس راستے میں آلِ محمدؐ کا گھر نہیں
ہیں علیؑ مصطفیٰؐ کے کاندھوں پر کس قدر بت شکن نظارہ ہے
ہم تو رہبر اسی کو مانتے ہیں جس کی دہلیز پر ستارا ہے

نماز مومن کی معراج ہے یہ ارشادِ نبویؐ حکم خداوندی کی تفسیر ہے۔ جو مومن اللہ تعالیٰ اس کے نبیؐ اور اہل بیتؑ سے مودّت کا دعویدار ہے۔ اور نماز سے دور ہے تو اسکا عشق الٰہی خام ہے نماز کی روح سجدہ ہے۔ سید الشہداؑ نے زیرِ خنجر بھی نماز کی اس روح کو حرزِ جاں بنائے رکھا۔ ڈاکٹر ابوالحسن نقوی نے مختلف حوالوں سے نماز کی فرضیت اور اہمیت وافادیت کا تذکرہ کیا ہے۔ تاہم بے نماز پر ہلکی پھلکی طنز کی جھلک بھی کہیں کہیں موجود ہے۔ ذیل کے اشعار اس بیان کی تصدیق کے لئے کافی ہیں۔

اپنے خدا سے آس لگا کر تو دیکھئے اس بارگہ میں سر کو جھکا کر تو دیکھئے
کیا بتاؤں تجھے کہ کیا ہے نماز حق پہ چلنے کا راستہ ہے نماز
کربلا کا وہ اک نمازی ہے زیرِ خنجر جو پڑھ رہا ہے نماز
سارے اعمال کا نماز ہے حسن روح لیکن نماز کی سجدہ
ختم شبیرؑ پہ ہے اے نقوی کیا کرے گا بھلا کوئی سجدہ
اس کی الفت کا کب یقیں ہے کہ جو وقت ہے اور بھولتا ہے نماز
تمام نعمت پروردگار پا کر بھی جھکے نہ سجدے میں جو سر عجیب لگتا ہے

ایک سچے مومن کے لئے غم حسینؑ تمام غموں کا مداوا ہے اس غم کی فیوض وبرکات ابدی حیثیت رکھتے ہیں۔ ابوالحسن نقوی غم حسینؑ سے سیرت وکردار کی تہذیب وتربیت کے لئے توانائی کشید کرتے ہیں سانحہ کربلا سے پھوٹنے والی روشنی غم حسینؑ ہے جو زندہ رہنے کا طریقہ اور مرنے کا

سلیقہ سکھاتی ہے۔ جو حریت فکر، جبر کے خلاف بغاوت اور مظلوم کے ساتھ ہمدردی کے جذبات کی آبیاری کرتی ہے۔ علامہ اقبال نے غم کی افادیت اس شعر میں یوں بیان کی ہے۔

غم جوانی کو جگا دیتا ہے لطفِ خواب سے
ساز یہ بیدار ہوتا ہے اسی مضراب سے

جب ذاتی غم کی اہمیت اسقدر ہے تو غم حسینؑ کے اعجاز کا عالم کیا ہوگا۔ ڈاکٹر ابوالحسن نقوی نے غم حسینؑ کو اپنے اشعار کے لئے کس طرح پیش کیا ہے۔ آیئے چند اشعار کا مطالعہ کرتے ہیں۔

مل جائے گی نجات غم دہر سے تجھے — دل کو غم حسینؑ کا مسکن بنا کے دیکھ
نقوی یہی بنیں گے تو ضامن بروز حشر — پلکوں پہ اپنے اشک غم شہ سجا کے دیکھ
مل جائے گی نجات غم روزگار سے — اشک غم حسینؑ بہا کر تو دیکھئے
یہ سمجھ کر ہی کرو زیست گوارا نقوؔی — ہم بھی زندہ ہیں جو شبیر کا ہے غم زندہ
ہم کو یہ جعفر صادقؑ نے دوا بتلائی — اشک غم ہیں دل مجروح کا مرہم زندہ
میں آل محمدؐ کا وفادار ہوں مولا — دکھ درد کے سہنے کو بھی تیار ہوں مولا
پڑھ کے جس کو ہوئے بیدار قلوب اے نقوی — کچھ سبق مومنوں کو دے گئے سروڑ ایسا
سمجھ لو اس کے مقدر میں کچھ خرابی ہے — جو شہ پہ اشک بہا کر بھی شاد کام نہیں
ہر ایک زخم کا ہم تو علاج کرتے ہیں — غم حسینؑ کے بس آنسوں کے مرہم سے

عقیدتوں کے اس سفر میں جمال شعر نقوؔی کے ہم رکاب رہا ہے۔ چنانچہ رموز شاعری سے آگہی اور صنائع بدائع کے فنکارانہ استعمال نے شاعری کو ساحری بنادیا ہے۔ علاوہ ازیں طرز بیان کی ضرورت اور فکر وفن کی پختہ کاری نے معتقدات کی شاعری کی اثر انگیزی میں بے بہا اضافہ کردیا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ فرمایئے۔

لاشیں نہیں شہیدوں کی جلتی زمین پر — ٹکڑے پڑے ہیں فاطمہ زہراؑ کے پھول کے

مرے دیار میں انساں ہیں سنگ کی صورت　　تو ان کے قلب میں احساس آدمی دے دے
وہ اختیار خدائی کہاں سے لے آتا　　بنا لی خلد تو شداد نے بنا نے کو

تہذیب وقت دین کے سانچے میں ڈھال دی
ساری اکڑ یزید کی جس نے نکال دی

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی اس حقیقت سے بخوبی آشنا ہیں کہ دوست کا دشمن دشمن ہوتا ہے اور دشمن پر رحم کرنا دوستی کے مقدس جذبے سے غداری کے مترادف ہے۔وہ اہل بیتؑ کے دشمن یزید سے اس قدر نفرت کرتے ہیں کہ اپنے نشتر سے اس کی نس نس چاک کرنے کو حاصل زندگی خیال کرتے ہیں۔ان کا ایک شعر ملاحظہ کیجئے۔

سرجن ہوں میں یزید کی نس نس کروں گا چاک
سودا زبان کا نہیں یہ میرے من کا ہے

نقوی صاحب کو اپنی شاعری اور اپنے شاعر ہونے پر اگر فخر ہے تو صرف اتنا کہ یہ ذکر الٰہی ثنائے فخر دوجہاں اور آلِ رسولؐ کا ایک بہانہ ہے۔اور اپنی شاعرانہ صلاحیت کو عطیہ خداوندی قرار دیتے ہیں جسے انہوں نے کربلا والوں کی مدحت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔اس شعری مجموعہ میں ان کا عقیدہ ایک مستحکم بنیاد کی حیثیت سے جلوہ گر ہے جسے انہوں نے شعر جمالیات سے ہم آہنگ کرکے پیش کیا ہے۔نقوی صاحب اپنی شاعری کے بارے میں کیا کہتے ہیں انہی کے قلم کی زبان سے ملاحظہ کیجئے۔

خدا نے بخشی ہے توفیق حمد لکھنے کی　　میں سرنگوں ہو کہ موقع بڑے ادب کا ہے
شہرت کا صرف راز ہے ذکرِ غمِ حسینؑ　　جو کچھ ہوں میں وہ صدقہ مری شاعری کا ہے

میں مدح خواں ہوں فاطمہؑ زہرا کے لال کا
کتنی عظیم ہو گئی پہچان دیکھئے

آثارِ اہلبیتؑ

(سلام و منقبت)

مصنف
ڈاکٹر سید ابوالحسن نقوی

مرتب
سید وحید الحسن ہاشمی

کتاب کا نام : آثارِ اہلبیتؑ

مصنف : ڈاکٹر ابوالحسن نقوی

سالِ اشاعت : ۲۰۰۴ء

مطبع : بشیر زاہد

ناشر : رضا پرنٹرز۔ ۷۔ بی۔ شمع پلازہ فیروزپور روڈ لاہور۔

کمپوزر : سیّد محسن رضا

ہدیہ :

﴿ملنے کا پتہ﴾

امامیہ مشن پاکستان لاہور۔ ۸۔ بی شمع پلازہ فیروزپور لاہور۔

چاولہ بک سنٹر بوہڑ گیٹ ملتان۔

انتساب

ڈاکٹر سیّدہ خاورہ جبین نقوی

کے نام

دُعائے خیر برائے

۱۔۔سیّد حسن علی شاہ نقوی ولد سیّد محمد خورشید نقوی (مرحوم)

۲۔۔محترمہ سیّدہ سردار فاطمہ بنتِ سیّد ظہیر حسین (مرحوم)

شاعری کا نخلستان

پروفیسر عبدالکریم خالد

شاعری کا ایک نمایاں اور اہم پہلو یہ بھی ہے کہ یہ ہر نوع کے مضامین کو اپنے اندر سمیٹنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔خاص طور پر اخلاقی اور روحانی مضامین کے لئے تو اس نے ہمیشہ اپنا دامن کھلا رکھا ہے۔اور شاعر کی روحانی واردات کو اس خوبی اور صفائی کے ساتھ اپنی بزم خیال میں جگہ دی ہے کہ بعض اوقات یہ خیال گذرتا ہے کہ شاید یہ بزم اسی کیلئے سجائی گئی ہے کہ روحانی جذبوں اور احساسات کو بیان کر کے زندگی کے اصل رُخ کو نہ صرف پیش کیا جائے بلکہ انسان کے دل میں تخلیق حیات کی بنیادی حقیقت اور مقصد کو اُجاگر کیا جائے۔چنانچہ اُردو شاعری کے ابتدائی سن و سال پر نظر ڈال کر دیکھ لیں آپ کو عام معنوں میں غیر اخلاقی اور گمراہ کن شاعری میں بھی ایک دریچہ ایسا ملے گا جس میں شاعر کے معتقدات اور اخلاقی رویوں کی ہوائے مشکبار کا ایک آدھ جھونکا محسوس کیا جا سکتا ہے۔خالص عشقیہ مثنویوں کے آغاز میں حمد،نعت اور منقبت کے اشعار اور غزلوں میں ہوسناک کیفیتوں کو بیان کرتے ہوئے شاعر کا طائرِ خیال کہیں نہ کہیں ایسے مضامین بھی اُچک لاتا ہے جن میں ایک اور ہی دنیا کا منظر نگاہوں کو تازگی بخشتا ہے۔بعد میں جب شاعری وسعت اختیار کرتی چلی گئی تو اخلاقی اور روحانی مضامین کے لئے الگ الگ دائرے تشکیل پاتے گئے اور یوں آج ہم ایک ایسی شاعری کے تناظر میں خود کو پاتے ہیں جس میں حمد،نعت، منقبت،سلام،مرثیہ کے الگ الگ بوستان اپنی بہار دکھا رہے ہیں۔اور ان بوستانوں کو سر و سامان

کرنے کے لئے شاعر مضامینِ نَو کے انبار لگا رہے ہیں۔

میرا ذاتی خیال ہے کہ اگر معتقدات کی شاعری نہ ہوتی تو شاعری کی زمین سینچنے کے لئے وہ خونِ جگر دستیاب نہ ہوتا اور اشکوں کا وہ ابرِ باراں تھم گیا ہوتا جس کے طفیل آج نہ صرف یہ کھیتی ہری ہے بلکہ اس میں نمو پانے والے نہال چھتنار درختوں کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ یہ چھتنار درخت کڑی دھوپ کی تمازتوں میں سایہ بھی دیتے ہیں اور ان کے برگ و بار دل و نگاہ کو مہکتی ہوئی ٹھنڈک بھی بخشتے ہیں۔

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی کی ایسی ہی خوبصورت اور اطمینان بخش شاعری کے ساتھ کچھ وقت گذار کر میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ ان کی شاعری کا منطقہ بے آب وگیاہ صحرا اور دشتِ پُر خار میں ایک ایسے نخلستان کی حیثیت رکھتا ہے جہاں طویل صحرا کو عبور کر کے آنے والے تھکے ماندے مسافر شادماں ہوتے اور پژمردہ چہرے گلاب کی طرح کھل اٹھتے ہیں۔ یہ وہ نخلستان ہے جہاں ٹھنڈے اور میٹھے پانی کے چشمے بھی ہیں اور خوش ذائقہ پھلوں کے باغ بھی۔ جہاں دل کے زخموں کا علاج بھی ہے اور بے چارگی کی چارہ گری بھی۔ جہاں گھپ اندھیروں اور تاریکیوں میں ایک نہیں کئی چراغ جلتے ہوئے نظر آتے ہیں جو اپنی ضوفشانی سے اردگرد کے منظر ہی نہیں اُجالتے بلکہ دل کی کیفیتوں اور احساسات کو بھی ایک روشن پیکر کی صورت عطا کر دیتے ہیں۔

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی کی شاعری کا یہ نخلستان جن مسافرانِ دشت کو دعوتِ نظارہ دیتا اور اپنی آغوشِ محبت وا کرتا ہے ان میں ہر نوع کے انسان شامل ہیں۔ وہ کسی زمین کے ہوں کسی خطے کے ہوں کسی رنگ اور نسل کے ہوں کسی زمانے اور کسی عہد کے ہوں اس نخلستان پر اُترتے ہی ان کے چہرے کی دُھول صاف ہو جاتی ہے۔ اور دلوں میں سکون و اطمینان کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ میرے نزدیک معتقدات کی شاعری کو کسی ایک گروہ یا جماعت سے منسلک کر کے اُسے کسی خاص دائرے میں محدود کر دینا مناسب نہیں۔ شعر کوئی بھی ہو کسی کی میراث نہیں ہے۔ یہ وہ زر ہے جو ہر

کس و نا کس کے لئے کھلا ہوتا ہے۔ اور ہر شخص اپنے حوصلے اور بساط کے مطابق اس کے اندر داخل ہوکر اپنے احساسات تلاش کرسکتا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی سر و سامان ہوکر لوٹتا ہے اور کوئی بے سر و سامان ہی پلٹ آتا ہے۔

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی نے حمد، نعت اور منقبت کی اصناف میں طبع آزمائی کے ساتھ ساتھ امام معصومینؑ کی شان میں اشعار لکھ کر اپنی بے پایاں محبتوں اور عقیدتوں کے پھول ہی نچھاور نہیں کئے بلکہ اپنے معتقدات کے حوالے سے ان روحانی اور اخلاقی سلسلوں کو آگے بڑھایا ہے جن کی آج ہمیں ضرورت ہے۔ شاعری محض ذریعہ اظہار نہیں بلکہ گم کردہ راہ انسانیت کی رہنمائی اور اُسے منزل تک پہنچانے کا فریضہ بھی انجام دیتی ہے۔ ڈاکٹر ابوالحسن نقوی اس حقیقت سے پوری طرح باخبر ہیں۔ چنانچہ اس حقیقت کا اعلان وہ یوں کرتے ہیں۔

اپنے اعمال پہ نظر رکھو ۔۔۔ لوٹنا ہے تمہیں خدا کی طرف
خود خدا اس کی سمت آئے گا ۔۔۔ چل پڑے گا جو مصطفےٰ کی طرف
مرتضےٰ کی طرف جو رستہ ہے ۔۔۔ وہی جاتا ہے مصطفےٰ کی طرف

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی نے اپنی حمدیہ شاعری میں آج کے انسان کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ خدا کی ہستی خالق کائنات بھی ہے اور انسان کی تمام حاجات کو پورا کرنے والی بھی ہے۔ اس کے یہاں رنگ و نسل اور نام و نسب کا کوئی امتیاز نہیں اس کی نعمتیں سب کے لئے یکساں اور ہر ذی حس کے لئے ارزاں ہیں۔ اگر انسان سچے دل اور خلوص کے ساتھ اسے اپنا رب تسلیم کرلے اور اپنی حاجات کے لئے اسی کے در کی دریوزہ گری کرے تو وہ اپنی تمام مشکلات اور مسائل سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

نہ رنگ کا نہ کسی نسل اور نسب کا ہے ۔۔۔ وہ اپنی ذات میں پروردگار سب کا ہے
ہمیں بتائے بنا اس نے نعمتیں بخشیں ۔۔۔ ہمیں پتا نہیں کیا کچھ کہاں ہے کب کا ہے

معاملہ نہ دعا کا نہ ہے مناقب کا خلوصِ دل سے تری ذات سے طلب کا ہے

مرے خدا مرے دل کو تو روشنی دے دے علومِ آلِ محمدؐ کی آگہی دے دے
مرے دیار میں انساں ہیں سنگ کی صورت تو ان کے قلب میں احساسِ آدمی دے دے

مرے خدا تو کرم مجھ پہ اس قدر کر دے زبان دی ہے تو پھر اس کو معتبر کر دے
مری نگاہ ہو جب بھی اسیر وہم و گماں مرے دماغ کو اس بات کی خبر کر دے

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی کی نعتیہ شاعری کا آہنگ حبِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی خوش سلیقگی سے تربیت پاتا ہے۔ان کے نزدیک حضورؐ سے محبت اور عقیدت انسان کی معراج ہے۔اس کے بغیر نہ خدا سے تعلق قائم ہوسکتا اور نہ حقیقی زندگی کا تصور قائم ہوسکتا ہے۔شاعر کا وفورِ محبت مدینے سے اپنی نسبت میں ظاہر ہوتا ہے۔

جسم میرا وہاں سے دُور سہی ہاں مری جان ہے مدینے میں
یوں تو انسان ہر جگہ ہیں مگر فخرِ انسان ہے مدینے میں
اس کی قسمت پہ رشک آتا ہے جو بھی مہمان ہے مدینے میں

خدا اور رسولؐ کے بعد آلِ رسولؐ سے شاعر کی والہانہ وابستگی دراصل خدا اور اس کے رسولؐ سے محبت کا پَرتو ہے۔شاعر کے نزدیک خدا اور رسولؐ کی محبت کو پانے کا راستہ آلِ محمدؐ سے عقیدت اور محبت کے ذریعے مل سکتا ہے۔

وہ نقشِ سجدہ حقیقت میں کچھ نہیں نقوی جو اس میں اُلفتِ آلِ نبیؐ کا رنگ نہیں

ڈاکٹر ابوالحسن نقوی کی شاعری کا رنگ آلِ نبیؐ کی مدح میں خوب چمکتا ہے کہ اس میں کربلا کا حوالہ درد و غم کی کیفیت میں ڈوب کر شاعر کو ایسے مناظر دکھاتا ہے جو صدیوں سے پہلو

بدل بدل کر اہلِ دل کی جگر خراشی کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔

کند خنجر سے گلوئے شہِ مظلوم کٹا　　نہ گلا ایسا کبھی ہو گا نہ خنجر ایسا
دستِ شبیر پہ اصغر تھے میانِ افواج　　ایسا صابر نہ ملے گا نہ ستم گر ایسا

سب گھر کا گھر لٹا دیا امت کے واسطے　　زہرا کا کائنات پہ احسان دیکھئے

ہر ایک زخم کا ہم تو علاج کرتے ہیں　　غمِ حسین کے بس آنسوؤں کے مرہم سے

کوئی دریا پر بتا دے حضرت عباس کو　　سر برہنہ بیبیوں کا قافلہ ہے دشت میں
کلمۂ حق ریت کے ذرات پر شبیر نے　　اصغرِ بے شیر کے خون سے لکھا ہے دشت میں

مل جائے گی نجات غمِ دہر سے تجھے　　دل کو غمِ حسین کا مسکن بنا کے دیکھ

کربلا کا غم ہر دور میں زندہ اور تازہ رہا ہے۔کربلا کی روشنی ہر زمانے میں اہلِ حق کے لئے بشارتوں کے دَر کھولتی رہی ہے۔اور ایک نئی زندگی کی نوید بن کر ہر عہد کے انسان کے دل پر دستک دیتی رہی ہے۔ یہ روشنی آج بھی دلوں کو جلا دیتی اور نور کا پیغام بن کر انسان کو سلیقے سے جینے کا حوصلہ عطا کرتی ہے۔ڈاکٹر ابوالحسن نقوی نے کربلا کے استعارے اور غمِ حسین کو ایک مستقل حیثیت دیتے ہوئے اسے زندگی کی ایک دائمی حقیقت بنادیا ہے۔جب تک اس روئے زمین پر انسان کا وجود باقی ہے۔ یہ روشنی اس کے قلب ونظر کو مستنیر کرتی رہے گی۔

لبیک یا امامؑ

جسے امام زمانہ پہ اعتماد نہیں
وہ چاہے کوئی ہو دنیا میں با مراد نہیں

ہوائے خلد بھی اس تک کبھی نہ آئے گی
سبق امام زمانہؑ کا جس کو یاد نہیں

نہ جانے کیسے یہ مومن ہیں اس زمانے کے
امام کہتے ہیں اور اس پہ اعتقاد نہیں

نبیؐ و آلؑ نبیؐ کی محبت یتیم
سوائے اس کے مری کوئی جائیداد نہیں

جو کر رہے ہیں تعاون دلوں میں بغض لئے
یہ کوئی اور ہی صورت ہے اتحاد نہیں

ہے اس کا کام کہ مومن نہ ہو کوئی ناشاد
عمل میں حجتِ خالق کے انجماد نہیں

جدال کرتا ہے کوئی کہیں بھی اے نقوی
بغیر امامؑ کے وہ جنگ ہے جہاد نہیں

☆ ☆ ☆

امام حسنِ مجتبیٰؑ

حسن کے عشق میں کوئی اگر فنا ہو جائے
تو اجرِ الفتِ ختم الرسل ادا ہو جائے

امیر شام کو کہتا رہونگا میں قاتل
خفا جو ہوتا ہے مجھ سے تو کیا خفا ہو جائے

حسن جو بات کہیں وہ نہیں جہاں کو قبول
امیر شام جو کہدے وہ سب روا ہو جائے

جو چاہتا ہے کہ اسکی ہوں مشکلیں آسان
محبتِ حسنی میں وہ مبتلا ہو جائے

علی کے ماننے والے اسے نہ مانگے
وہ چاہے طاقت افواج سے خدا ہو جائے

ادائے صلح کا مقصد بس ایک ہی تھا یہی
حسن کو فکر تھی امت کا کچھ بھلا ہو جائے

ہیں جزوِ خاص امام حسنؑ نبوت کے
نبیؐ سے کس طرح روحِ نبیؐ جدا ہو جائے

حسنؑ حسنؑ میں کہونگا ہر اک جگہ نقوی
وہ چاہے سر ہی مرا جسم سے جدا ہو جائے

☆ ☆ ☆

فہرست

شاعری کا گلستان	9
ڈاکٹر نقوی کا فنی شعور	14

حمد

مرے خدا مرے دل کو تو روشنی دے دے	22
نہ رنگ کا نہ کسی نسل اور نسب کا ہے	24
جو کوئی بھی ہے کربلا کی طرف	26
مرا عروج نہ رتبہ کسی سند کا ہے	28
وہی خدا ہے جو رزقِ حیات دیتا ہے	30
اپنے خدا سے آس لگا کر تو دیکھئے	32
وہی طوفان میں سہارا ہے	34
ملے گا نقش اگر دل پہ تیرے زنگ نہیں	36
گو لو کر کے بدلتے ہوئے زمانے کو	38
مرے خدا تو کرم مجھ پہ اس قدر کر دے	40

نعت

اترا قرآن جس کے سینے میں 42

خدا کا ذکر کرو اور نور کی باتیں 44

منقبت

شہرہ زمانے بھر میں جواب میرے فن کا ہے 46

بڑا طبیب بڑا ہی ادیب لگتا ہے 48

ہر جنگ میں چلی تری تلوار یا علیؑ 50

بغیر حب علیؑ کوئی راستہ نہ ملا 52

میں آلِ محمدؐ کا طرفدار رہوں مولاؑ 54

دنیا سے راہِ خلد کا زینہ نجف میں ہے 56

کردار فاطمہؑ کی ذرا شان دیکھئے 58

جو رو رہے ہیں شاہ کے دلبر کے واسطے 60

حسنؑ کے عشق میں کوئی اگر فنا ہو جائے 62

بنتا ہے انقلاب کی پہچان یا حسینؑ 64

سب کا حاجت روا حسینؑ حسینؑ 66

اللہ کے قریب ہو دشمن رسولؐ کے 68

سجادؑ صبر و ضبط کی طاقت کا نام ہے 70

نظامِ دہر کو یکسر بدل گیا بیمار 72

توقیرِ زمین لطفِ زماں اس کی طرف ہے	74
صادق آلِ محمدؐ سے ہے عالم زندہ	76
خلوصِ قلب کی نعمت لئے دُعا مانگو	78
جلوۂ شانِ مصطفےٰ دیکھوں	80
میری حالت پہ کرو بیجئے اب کرم	82
جس شخص نے بھی سن لی امام تقی کی بات	84
زمیں پہ آج ہر اک سمت نور و نکہت ہے	86
جسے امام زمانہ پہ اعتماد نہیں	88
تمہیں جب آلِ محمدؐ کا احترام نہیں	90
وہ ہے زمین پر نہ کہیں آسمان میں	92
دیں کی تلوار پرچم عباسؑ	94
ایک سوکھی مشک میں غم بھر دیا عباسؑ نے	96
جس کی نظر میں سیرت خیر البشر نہیں	98

سخن درد

دل میں یزیدیت نہ سمائے خدا کرے	100
جز خدا دیکھ سکا کوئی نہ منظر ایسا	102
ہر پھر کے تذکرہِ غم آلِ نبیؐ کا ہے	104
سنائے ہر ایک کو زبانی	106
کیا بتاؤں تجھے کہ کیا ہے نماز	108

جو بھی کرتا ہے واجبی سجدہ 110
یا خدا کا دروا گر ہے دوانہ مانگ 112
ہے دیکھنے میں عام سا حیوان ذوالجناح 114
ہر گھر میں ذکرِ سرورِ عالم کا ہے اثر 116
قوم کی آن ہے عزاداری 118
غم سے نجات پائے گا آنسو بہا کے دیکھ 120
ہنستا بستا فاطمہ کا گھر لٹا ہے دشت میں 122
سرمایۂ حیات خدا کی کتاب ہے 124
گر تو شامل نہ ہوا شہ کے عزاداروں میں 126
دعا نماز میں مانگی ہے چشمِ پرنم سے 128

قطعات

130-136

مضامین

۱۔ شاعری کا نخلستان

۲۔ ڈاکٹر نقوی کا فنی شعور